ہفت روزہ

# خدام الدین لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۹ / اگست سنہ ۱۹۶۰ء

ھدیہ چار آنے

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ⊙ لاہور

# اطاعتِ رسول

حافظ محمد ظہور الحق ظہور بھنڈیالی عفا اللہ عنہ۔ گورنمنٹ ہائی سکول راولپنڈی

لازم ہے مومنوں پہ اطاعت رسول کی　　دل میں ہو جاگزیں محبت رسول کی
اعلانِ حق کیا ہے جہاں میں رسول نے　　حق نے بیان کی ہے رسالت رسول کی
سب سے بڑے امین تھے دنیا میں آنحضور　　مخفی نہیں کسی پہ امانت رسول کی
سچا تھا کون آپ سے بڑھ کر جہان میں　　مشہور ہے جہاں میں صداقت رسول کی
قرآں گواہ آپ کے خلقِ عظیم کا　　روشن تر آفتاب سے سیرت رسول کی
بعد از خدا انہی کی اطاعت ہے ہم پہ فرض　　ایمان کی ہے جان اطاعت رسول کی
مومن وہ اپنے آپ کو کہتا ہے کس طرح　　رکھتا نہیں جو دل میں محبت رسول کی
سب سے بلند جیسے محمد کی شان ہے　　یونہی بلند شان ہے امت رسول کی
دنیا میں جس کا سنتِ نبوی پہ ہو عمل　　ہو گی نصیب اس کو شفاعت رسول کی
امت میں سب سے افضل و برتر وہی تو ہیں　　حق سے ملی ہے جن کو معیت رسول کی
توحید کی ضیا سے منور ہوا جہاں　　روشن ہوئی جو شمعِ ہدایت رسول کی
کفر و نفاق و شرک کی شب ہو گئی تمام　　پھوٹی جہاں پہ صبحِ نبوت رسول کی

دنیا کا ذرہ ذرہ خوشی سے چمک اٹھا
جس دن ہوئی ظہور ولادت رسول کی




خادم کیتھلی

اجل کا ہاتھ ہر اک شمع کو بجھاتا ہے
جو پھول کھلتا ہے اک روز سوکھ جاتا ہے

یہ قبر ہے یہ ہے دنیا کی آخری منزل
جو زندہ ہے اسی آغوش میں سماتا ہے

یہی جہانِ کہن کا ہے مستقل دستور
جسے بلند کیا ہے اسے گراتا ہے

جو چارہ ساز ہیں کرتے رہیں ہزار جتن
شفا نہ ہو گی جب انساں کا وقت آتا ہے

غرض یہی ہے مآلِ حیات اے خادم
یہاں جو آتا ہے اک دن ضرور جاتا ہے

ہفت روزہ
خدام الدین لاہور

جلد ۶ | جمعۃ المبارک ۲۵ صفر المظفر ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹ اگست ۱۹۶۰ء | شمارہ ۱۵


# اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ

## سعادت مند تو وہ ہے جو دوسروں سے عبرت حاصل کرے

تازہ غیر ملکی خبروں میں یہ اہم خبر ہے کہ جزیرہ لنکا میں نئے انتخابات میں سابق وزیر اعظم کی پارٹی کامیاب ہو چکی ہے اور خلاف توقع ایک سو اکاون ممبروں میں سے اس کے پچھتر ممبر کامیاب ہوئے۔ باقی چھہتر ممبر مختلف پارٹیوں کے ہیں۔ کسی کے آٹھ کسی کے چھیالیس وغیرہ۔ سابق وزیر اعظم آکسفورڈ کا تعلیم یافتہ تھا۔ اس کی شادی ایک سرمایہ دار اور مشہور گھرانے کی نوجوان تعلیم یافتہ لڑکی سے مشرقی روایات کے مطابق ہوئی۔ یہ لڑکی بدھ مذہب کی پیرو ہے اور سختی سے اسکی پابند ہے اور عیسائیوں کے انگریزی اسکولوں میں پڑھنے اور مشنری تربیت میں رہنے کے باوجود وہ اپنے آبائی مذہب پر قائم اور اس کے احکام کی پیرو ہے۔ اس کے خاوند نے کمیونسٹوں کی خاطر زرعی اصلاحات نافذ کیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ اسی جرم کی پاداش میں قتل کر دیا گیا۔ یہ گزشتہ ستمبر کا واقعہ ہے۔ اس کی بیوی نے جو اپنے سے پچیس سال بڑے خاوند کے ساتھ پوری وفادارانہ زندگی گذار رہی تھی۔ خاوند کی جگہ سنبھال لی اور وہ لنکا کی وزیر اعظم بن گئی۔ واقعات یوں ہیں کہ وزیر اعظم لنکا کے قتل سے اس کی پارٹی انتشار کا شکار ہوگئی اور اس میں ضبط و نظم باقی نہ رہ سکا۔ یہ امید نہ تھی کہ وہ انتخابات میں کامیاب ہو جائے۔ مگر اس کی وفادار بیوی میدان میں نکلی اور اپنے خاوند کے مشن کی تکمیل کے لئے اس نے سارے لنکا کا دورہ کیا اور رو رو کر عوام کو بتلایا کہ میرا خاوند تمہاری خاطر خاک و خون میں تڑپایا گیا ہے اس کی ہمت سے پارٹی بڑی اکثریت سے کامیاب ہوگئی اور اس ہفتہ اس نے حلف وفاداری اٹھا کر وزارت عظمیٰ کا قلمدان سنبھال لیا ہے اور ساتھ ہی اپنی ناواقفیت کا عذر کرتے ہوئے پارٹی کے سیکرٹری کو جو اس کے خاوند کا رشتہ دار بھی ہے۔ اپنا مشیر مقرر کر لیا ہے۔ اس خاتون کے مختلف کارناموں پر عقیدت و تحسین کے پھول برسائے جا رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مغربی تعلیم و تربیت کے باوجود وہ اپنے مشرقی رسم و رواج اور اپنے آبائی دین بدھ مت کی دلدادہ رہی۔ حتیٰ کہ آرائش حسن کی دلفریبیاں بھی اس کو متاثر نہیں کر سکیں۔ اور اس نے نمائش حسن کی مصنوعات استعمال نہیں کیں نہ پوڈر ملا۔ نہ سرخی۔ اور نہ ساڑھی چھوڑی اپنے مذہب کی پُرجوش پیروکار ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ بینظیر وفادار اور شوہر کی بہترین رفیقہ حیات ثابت ہوئی اور اس نے اپنی دولت خاوند کے مقاصد کی تکمیل میں خرچ کر دی۔ پھر اسکے قتل کے بعد اس کے مشن کو پورا کرنے کا عہد کیا۔ اور اگر یہ نہ ہوتی تو اس کے خاوند سابق وزیر اعظم کی فریڈم پارٹی کا شیرازہ منتشر ہو چکا تھا

### اس قصہ میں ہمارے لئے عبرت

مندرجہ عنوان سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سعادتمند اور نیک بخت آدمی دوسروں سے عبرت اور سبق حاصل کیا کرتا ہے۔ دوسرے کے اوصاف جمیلہ دیکھ کر انہیں قبول کرتا اور غلط کاریاں اور انکے انجام دیکھ کر ان سے اجتناب کرتا ہے۔ کیا ہمارے مسلمان بھائی اس قصہ سے عبرت حاصل کریں گے۔

جو (۱) یورپ جا کر یا انگریزی تعلیم و تربیت کے بعد اپنی سب خصوصیات کھو بیٹھتے ہیں۔ نہ قومی لباس باقی رہتا ہے۔ نہ عادات و اطوار اور نہ ہی شکل و صورت دنیوی لحاظ سے اقوام عالم کا باہمی امتیاز چند خصوصیات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک پٹھان کی شکل و شباہت اور اس کا لباس دیکھتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ پٹھان ہے۔ یہی حال پنجابی اور بنگالی کا ہے۔ اسی طرح ہر قوم کی چند اخلاقی اور تمدنی خصوصیات بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً پٹھانوں کی مہمان نوازی۔ جنگ جویانہ فطرت اور جرأت۔ سادہ زندگی اور نماز روزہ کی پابندی۔ پنجابیوں میں سادہ دلی محنت اور جفاکشی۔ بے تکلفی اور خوش اعتقادی اگر قوموں کو ممتاز کرنے والی یہ باتیں رہیں تو قومی خصوصیات مٹنے سے قوم ایک لحاظ سے مٹ جاتی ہے۔ یا یوں سمجھیں کہ دوسری قوم میں فنا ہو کر اس کے رنگ میں رنگی جاتی ہے۔

(۲) یا وہ لوگ جو مغربی تہذیب اختیار کر کے اس میں اتنے محو ہو جاتے ہیں کہ اپنے پاک دین اسلام کی بھی پروا نہیں رہتی نہ خمر و خنزیر کے استعمال میں کوئی باک سمجھیں۔ نہ نماز و روزہ کو اہمیت دیں۔ نہ ہی اسلامی عقائد پر قائم رہیں۔ بلکہ ایک سائنسدان یا ڈاکٹر کے مشاہدہ ہی نہیں۔ بلکہ صرف تخیلات پر اپنے یقینی اور آسمانی ہدایات کے خلاف اظہار خیال کرتے ہوئے نہ شرمائیں۔

لنکا کی عورت وزیر اعظم اپنے شوہر کے مشن کی تکمیل کے لئے سارے ملک کا دورہ کرتی ہے اور ہم سردار دو عالم روح کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نصب العین کے لئے اس کا دسواں حصہ بھی بے قرار و مضطرب نہ ہوں۔ اس پاک مشن کی اشاعت تو ایک طرف اسکی تخریب کے لئے جو تحریکیں اٹھ رہی ہیں۔ ان کے انسداد کے لئے بھی ہماری رگ حمیت نہیں پھڑکتی۔

(۳) یا پھر اس قصہ میں سیدۃ النساء اہل الجنۃ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لینے والی مسلم خواتین کے لئے کوئی مقام عبرت ہے جو یورپ کی عیاشی اور فحاشی کے سیلاب میں تنکوں کی طرح بہتی چلی جا رہی ہیں۔ اور جن کو آدھی صدی پہلے اکبر الہ آبادی مرحوم بے پردہ دیکھ کر غیرت قومی سے زمین میں گڑھ جاتے تھے۔ اور وہ آج سبھا کی پریاں بنی ہوئی ہر بوالہوس کے لئے سامان تفریح اور ایک کھلونا بن چکی ہیں۔

باقی برصفحہ ۸

# احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

## رات کی آخری نماز

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا (رواہ مسلم)

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ اپنی رات کی نماز میں آخری نماز وتر کو رکھو۔

## عشا کے بعد وتر

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم آخرہ فلیوتر آخر اللیل فان صلوۃ آخر اللیل مشہودۃ وذلک افضل۔ (رواہ مسلم)

جابرؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کو اس امر کا اندیشہ ہو کہ آخر رات میں وہ وتر پڑھنے کے لئے نہ اٹھ سکے گا اس کو چاہئے کہ وہ شروع رات ہی میں وتر پڑھ لے یعنی عشاء کی نماز کے بعد اور جس شخص کو آخر رات میں اٹھنے کی امید ہو وہ رات کے آخر میں وتر کو پڑھے۔ اس لئے کہ پچھلی رات کی نماز مشہودہ ہے یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

## وتر کا وقت

عن عائشۃ قالت من کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اول اللیل واوسطہ وآخرہ وانتہی وترہ الی السحر (متفق علیہ)

عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں یعنی ابتدائی رات میں بھی۔ درمیان میں بھی اور آخر رات میں بھی۔ اور آپ کے وتر کی انتہا رات کا آخری چھٹا حصہ تھا

## سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم

عن ابی ہریرۃ قال اوصانی خلیلی بثلاث صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر ورکعتی الضحی وان اوتر قبل ان انام متفق علیہ

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میرے دوست یعنی رسول اللہ صلعم نے مجھ کو تین باتوں کی وصیت کی ہے۔ ایک تو ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی دوسرے دو رکعت نماز کی آفتاب طلوع ہونے کے بعد یعنی اشراق یا چاشت کی۔ اور تیسرے یہ کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں

## وتر کی تعداد

عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل (رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجہ)

ابوایوبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ وتر حق ہے (یعنی لازم ہے) ہر مسلمان پر پس جس کو پانچ رکعت کے ساتھ وتر پڑھنا پسند ہو وہ پانچ رکعت پڑھے اور جس کو تین رکعتوں کے ساتھ پڑھنا منظور ہو وہ تین رکعت پڑھ لے۔ اور جو شخص ایک ہی رکعت پڑھنا چاہے وہ ایک ہی پڑھ لے

## وتر کی فضیلت

عن خارجۃ بن حذافۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان اللہ امدکم بصلوۃ ہی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعلہ اللہ لکم فیما بین صلوۃ العشاء الی ان یطلع الفجر رواہ الترمذی وابوداود

خارجہؓ بن حذافہ کہتے ہیں۔ کہ ایک روز رسول اللہ صلعم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری امداد کی ہے یعنی پانچ نمازوں سے ایک اور زیادہ نماز تم کو دی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے۔ جس کے لئے خداوند تعالیٰ نے عشاء کی نماز کے بعد سے صبح تک کا وقت مقرر کیا ہے

## وتر کی قضا کا حکم

عن زید ابن اسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح رواہ الترمذی مرسلاً

زید بن اسلمؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ جو شخص وتر سے غافل ہو کر سو جائے اس کو چاہئے کہ صبح کے وقت اس کو پڑھ لے

## وتر کی قرأت کا بیان

عن عبد العزیز بن جریج قال سألنا عائشۃ بای شیء کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یایہا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ہو اللہ احد والمعوذتین رواہ الترمذی وابوداود ورواہ النسائی

عبدالعزیز بن جریجؒ کہتے ہیں ہم نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم وتر میں کون سی سورت پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ آپ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے تھے۔ دوسری رکعت میں قل یاایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق۔

## وتر کی دعا

عن الحسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اقولہن فی قنوت الوتر اللہم اہدنی فیمن ہدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی

حسن بن علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھ کو چند کلمے سکھائے ہیں تاکہ میں ان کو قنوت وتر میں پڑھوں۔ اور وہ یہ ہیں

اللہم اہدنی فیمن ہدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی (باقی صفحہ ۸ پر)

# خطبہ یوم الجمعہ مورخہ ۱۸ر صفر ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۲ر اگست ۱۹۶۰ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ

# بڑے ہی بدنصیب وہ لوگ خواہ مرد ہوں یا عورتیں ہیں جنہیں دنیا میں رہتے ہوئے عقیدہ توحید کے بعد بعض اعمال صالحہ کی برکت سے بہشت کا ٹکٹ مفت مل سکتا تھا مگر انہوں نے حاصل نہ کیا

## عقیدہ توحید پائے جانے کا ثبوت

وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا ۝ (سورۃ النساء ع ۱۸ پ ۵) ترجمہ۔ اور جو کوئی اچھے کام کرے گا مرد ہو۔ یا عورت درآنحالیکہ وہ ایماندار ہو۔ تو وہ لوگ جنت میں داخل ہونگے۔ اور کھجور کے شگاف برابر بھی ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

## حاصل

یہ نکلا کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان لانیکے بعد جو لوگ نیک کام کریں گے۔ خواہ مرد ہو یا عورت وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

## اللہ تعالےٰ پر صحیح ایمان لانے کا مطلب

## یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا جائے

اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام مشہور ہیں۔ اگر تمہیں یاد نہ ہوں۔ تو انجمن خدام الدین لاہور سے شرح اسماء الحسنیٰ منگوا کر پڑھ لیں۔ پھر آپ کو پتہ لگیگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے کون کون سے کام اپنے ذمہ لے رکھے ہیں

## جنت میں جانے کے لئے جو چیزیں

ضروری ہیں۔ ان کا بیان بالتفصیل احادیث نبویہؐ میں مذکور ہے۔ وہ ملاحظہ ہوں۔ ان اوصاف کے پیدا کرنیکے سوا فی اول الحال داخلہ جنت کی طمع فضول ہے۔

## پہلی حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا (متفق علیہ) ترجمہ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلا بتلاؤ تو سہی۔ تم میں سے کسی ایک کے دروازہ پر نہر ہو۔ اس میں وہ ہر روز پانچ دفعہ نہائے۔ آیا اس کے بدن پر کوئی میل رہیگی۔ انہوں نے عرض کی کہ اس کے بدن پر کچھ بھی میل نہیں رہیگی۔ آپؐ نے فرمایا پس اسی طرح پانچ نمازوں کی مثال ہے ان کے سبب سے اللہ (تعالیٰ) سب گناہ (روزانہ) معاف فرما دیتا ہے

## اس حدیث شریف سے نتیجہ یہ نکلا

کہ اللہ تعالیٰ روزانہ پانچوں وقت نمازیں پڑھنے والوں (خواہ مرد ہوں یا عورت) کے نمازوں کی برکت سے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے

## اس کا نتیجہ

کہ اللہ تعالیٰ اس (مرد یا عورت) کے گناہ معاف فرماتا جائے گا اور ایسے لوگوں کے مرنے کے ساتھ ہی ان کی قبر بہشت کا باغ بنا دی جائے گی

## باوجود

اس اعلان کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مسلمان خواہ مرد ہوں یا عورتیں اکثر بے نماز ہیں۔ پھر بے نماز اپنا انجام سوچ لیں۔ وما علینا الا البلاغ

## دوسری حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ ھٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ (رواہ مسلم) ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تقسیم کیا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان آدھو آدھ۔ اور جو کچھ میرا بندہ مجھ سے مانگے۔ وہ اس کے لئے ہے۔ پس جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ثنا کی میرے بندے نے میری اور جب کہتا ہے ملٰک یوم الدین تو اللہ تعالےٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی اور جب کہتا ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ آیت میرے اور میرے

بندے کے درمیان ہے اور جو میرے بندے نے مانگا ہے وہ اس کے لئے ہے اور جب کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تو اللہ تعالے فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لئے ہے اور جو میرا بندہ مانگے وہ اس کے لئے ہے۔

## تیسری حدیث شریف

## مکمل نجات اُخروی کا اعلان

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینھن اذا اجتنبت الکبائر (رواہ مسلم)

## حاصل

یہ نکلا کہ ان اعمال صالح کے کرنیوالے کے سب گناہ بخشے جائیں گے بشرطیکہ وہ شخص گناہ کبیروں کا مرتکب نہ ہوں۔ مثلاً کسی کو قتل کرنا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کسی مسلمان کو قتل کر دے اور خیال کرے کہ میرے نماز پڑھنے سے وہ گناہ معاف ہو جائے گا۔ بلکہ اس مقتول کے عوض قاتل کو قتل کیا جائے گا۔

## چوتھی حدیث شریف

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا خمسکم وصوموا شھرکم وادوا زکوٰۃ اموالکم واطیعوا اذا امرکم تدخلوا جنۃ ربکم (رواہ احمد)

ترجمہ۔ ابو امامہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا اپنی پانچ نمازیں پڑھو۔ اور مہینہ رمضان کے روزے رکھو۔ اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو اور اپنے حاکم کی اطاعت کرو۔ تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے

## حاصل

یہ ہے کہ جنت کا داخلہ ان شرائط سے مشروط ہے کہ پانچ نمازیں پڑھو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو۔ اور لمنا ہے (مسلمان) حاکم کی اطاعت کرو اس کے علاوہ

دوسری حدیثوں سے ثابت ہے۔ کہ حج فرض ہو جائے تو حج کرو)

## جبکہ

ان کاموں کے کرنے کی توفیق بھی ہو اور پھر بھی نہ کرے۔ پھر بھی جنت میں داخلہ کی امید رکھے یہ امید فضول ہے

## یہ ایسا ہی ہے

جیسا کہ ریلوے کے حکام نہیں کہیں کہ پہلے ٹکٹ خریدو۔ پھر ہماری گاڑی پر سوار ہو جاؤ۔ تم ٹکٹ تو نہ خریدو اور گاڑی پر سوار ہونا چاہو۔ کیا ہو سکتے ہو

## پانچویں حدیث شریف

عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ (رواہ الترمذی وابوداؤد)۔

ترجمہ۔ بریدہ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خوشخبری دے تو ان لوگوں کو جو اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جاتے ہیں۔ قیامت کے دن ان کو نور تام نصیب ہوگا۔

## چھٹی حدیث شریف

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الرجل فی الجماعۃ تضعف علی صلوتہ فی بیتہ وفی سوقہ خمسا وعشرین ضعفا وذالک انہ اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لا یخرجہ الا الصلوٰۃ لم یخط خطوۃ الا رفعت لہ بھا درجۃ وحطت عنہ بھا خطیئۃ فاذا صلی لم تزل الملائکۃ تصلی علیہ مادام فی مصلاہ اللھم صل علیہ اللھم ارحمہ ولا یزال احدکم فی صلاۃ ما انتظر الصلوٰۃ وفی روایۃ قال اذا دخل المسجد کانت الصلوٰۃ تحبسہ وزادہ فی دعاء الملائکۃ اللھم اغفر لہ اللھم تب علیہ مالم یؤذ فیہ مالم یحدث فیہ (متفق علیہ) ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے آدمی کی نماز کا درجہ اس گھر میں یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا بڑھ جاتا ہے۔ اور یہ اس سبب سے جب وہ وضو کرتا ہے۔ پھر اچھی طرح وضو کرتا ہے۔ پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے۔ نہیں نکالتی اس کو مگر نماز۔ نہیں کوئی قدم اٹھاتا۔ مگر اس کے سبب سے اس کا درجہ بلند کیا جاتا ہے اور اس کے سبب سے اس کا گناہ دور کیا جاتا ہے۔ پھر جب نماز ادا کرتا ہے تو ہمیشہ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے۔ (کیا دعا کرتے ہیں) اے اللہ اس پر رحم کر۔ اے اللہ اس پر کرم کر اور ایک تم میں سے نمازی میں شمار کیا جاتا ہے جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب آدمی مسجد میں داخل ہوتا ہے۔ جب نمازی کے لئے بیٹھا ہوتا ہے اور بعض روائتوں میں یہ لفظ زیادہ آئے ہیں۔ اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں۔ اے اللہ اسے بخش دے۔ اے اللہ اسکی توبہ قبول فرما۔ جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے۔

## غور کیجئے

کیا اس طریقہ سے اللہ تعالے کو راضی کرکے بہشت میں جانے سے کوئی پیسے خرچ ہوتے ہیں۔

## بڑے ہی بد قسمت

ہیں وہ لوگ جو اس قسم کے معمولی کاموں کو کرنے سے بھی جی چراتے ہیں۔ خواہ وہ امیر کبیر ہی کیوں نہ ہوں اور

## بڑے ہی خوش قسمت

ہیں وہ لوگ جو ان معمولی تکالیف کو اٹھا کر اللہ تعالی کی جنت میں بسیرا بنوا لیتے ہیں۔ یہ غریب مقبول بارگاہ الٰہی ہیں اور وہ دولتمند ہونے کے بعد مردود بارگاہ الٰہی ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ شعر

خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

## ساتویں حدیث شریف

عن ابی ھریرۃ قال قال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَ تَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَ رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَ رَجُلٌ دَعَتْہُ اِمْرَاَۃٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمُ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ (متفق علیہ) ترجمہ۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سات آدمی ہیں جنہیں اللہ اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ سوائے اس (اللہ) کے سایہ کے۔ ۱ حاکم انصاف کرنے والا۔ وہ ۲ نوجوان جس نے جوانی ہی پائی ہے اللہ کی عبادت کرتے ہوئے اور وہ ۳ آدمی جس کا دل مسجد میں ہی اٹکا ہوا ہے۔ جب اس سے نکلتا ہے۔ یہاں تک کہ پھر مسجد کی طرف لوٹ کر آتا ہے اور وہ ۴ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کی بنا پر اکٹھے ہوئے تھے۔ اور اسی محبت کے رہتے ہوئے دونوں جدا ہوئے ہیں اور وہ ۵ آدمی جسے تنہائی میں اللہ یاد آیا۔ پھر اس کی آنکھوں سے آنسو بہ گئے اور وہ ۶ آدمی اسے ایک عورت حسن و جمال والی نے (بدکاری کے لئے) بلایا۔ پھر اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں (اس لئے تمہاری دعوت قبول نہیں کرتا) اور وہ ۷ آدمی جو صدقہ دے اور اسے چھپا کر دے۔ یہاں تک اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ لگنے پائے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

## حاصل

یہ ہے کہ میدان محشر میں ان اوصاف والے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اپنے سایہ عاطفت میں جگہ دے کر اس دن کی گرمی سے بچائے گا اور پھر انہیں جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

## دُعا

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اعمال صالحہ کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ جنت کا مستحق ہو کر دنیا سے جائے۔ آمین یا الہ العالمین

## آٹھویں حدیث شریف

عَنْ جُنْدُبٍؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ (رواہ مسلم) ترجمہ۔ جندبؓ سے روایت ہے۔ فرمایا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ فرمایا۔ خبردار اور تحقیق تم سے پہلے آدمی وہ انبیاء علیہم السلام اور نیکوکاروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے۔ خبردار پس نہ بناؤ قبروں کو سجدہ گاہ۔ تحقیق میں تمہیں اس بات سے منع کرتا ہوں۔

## شیطان کا دھوکہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے بعض آدمیوں کو شیطان دھوکا دے کر وہی کام کراتا ہے۔ جس سے آپ نے منع فرمایا ہے۔ یعنی بزرگوں کی قبروں پر سجدہ کراتا ہے۔ اور جو ان کو منع کرے الٹا ان لوگوں کو بدنام کراتا ہے کہ یہ وہابی ہیں کہ یہ لوگ بزرگوں کا ادب نہیں کرتے۔ نعوذ باللہ کیا بزرگوں کا ادب یہی ہے کہ جس کام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کریں۔ وہ کام کیا جائے۔ اسی واسطے میں کہا کرتا ہوں کہ اے شیطان۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر لعنت تو ڈالی ہوئی ہے اور باوجود ملعون ہونے کے ایسا عقلمند ہے کہ عقلمندوں کو بیوقوف بنا لیتا ہے اور باوجود مسلمان کہلانے کے کام ان سے وہی کروا لیتا ہے۔ جس سے آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ یعنی قبروں پر سجدے کراتا ہے۔ اللھم اعذنا من الشیطان الرجیم۔

## نویں حدیث

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَھَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَھَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ یُرِیْدُ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ فَتَھَافَتُ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا تَھَافَتُ ھٰذَا الْوَرَقُ عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ (رواہ احمد) ترجمہ۔ ابی ذرؓ سے روایت ہے۔ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سردی کی موسم میں باہر تشریف لے گئے۔ حالانکہ پتے گر رہے تھے۔ پس آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا۔ (ابوذرؓ نے) کہا پھر شروع ہوئے پتے جو گر رہے تھے (ابوذرؓ نے) کہا۔ پھر فرمایا۔ اے ابوذرؓ۔ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہؐ فرمایا تحقیق مسلمان بندہ البتہ نماز پڑھتا ہے۔ جس میں اللہ کی رضا مطلوب ہوتی ہے۔ پس اس سے ایسے ہی گناہ گرتے ہیں۔ جس طرح یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں۔

## بڑے ہی بدنصیب

ہیں وہ لوگ اس طرح پر اللہ تعالیٰ سے روز اپنے گناہوں کی معافی حاصل نہیں کرتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ قیامت کے دن یہ لوگ جہنم میں جائیں گے جس کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر حصہ زیادہ گرم ہے۔ دنیا کی آگ کا ایک حصہ اس میں شامل کر لیا جائے تو پھر ستر حصے گرم ہو جائے گی۔ اور دنیا کی آگ میں تو پڑنے سے انسان مر جاتا ہے۔ دوزخ کی آگ کا خاصہ یہ ہے کہ اس میں پڑ کر آدمی کی جان بھی نہیں نکلے گی۔ اور جلنے سے کوئی آرام نہیں ہوگا

## دُعا

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ کہ ہر مسلمان مرد و زن کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ دوزخ کے عذاب سے بچ جائیں۔

## دسویں حدیث شریف

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (متفق علیہ)

ترجمہ - ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان کا روزہ رکھیگا درآنحالیکہ اس میں ایمان ہو اور ثواب کی خاطر رکھے - اس کے پہلے گناہ سب معاف کر دیئے جائیں گے - اور جو شخص رات کو قیام کرے - رمضان میں درآنحالیکہ اس میں ایمان ہو اور ثواب حاصل کرنے کی خاطر کرے - اس کے بھی پہلے گناہ سب معاف کر دیئے جائیں گے اور اور جو شخص لیلۃ القدر میں قیام کرے درآنحالیکہ اس میں ایمان ہو اور ثواب طلب کرنے کی خاطر قیام کرے - تو اس کے پہلے گناہ سب معاف کر دیئے جائیں گے وما علینا الا البلاغ

---

بقیہ شذرات صفحہ ۳ سے آگے

## اسلام کا بلند مقام

یہ تو اس دینی انار کی بے حیائی اور بے وفائی کے طوفانوں میں صحیح راہ عمل کی ایک معمولی سی جھلک ہے - ورنہ لنکا کی عورت وزیر اعظم کے عمل کو ہمارے اسلاف اور مسلم خواتین سے دور کا بھی واسطہ نہیں - اور نہ اس کے شوہر کو ہمارے بزرگوں سے کوئی نسبت ہے - اسلام کے سارے اصول فطری ہیں اور لگا ہے گا ہے اصل فطرت کی چنگاری کسی نہ کسی ملک یا فرد میں باوجود مخالفانہ طوفان کے سلگ جاتی ہے - لیکن اسلام نے تو ان اصول کی باقاعدہ تعلیم دی ہے اور ان پر عمل کرا کے ایک جماعت کو دنیا کے لئے نمونہ عمل بھی بنا دیا ہے - وہ جماعت صحابۂ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ہے -

(۱) لنکا کے مقتول وزیر اعظم کی زرعی اصلاحات کمیونسٹوں کی نقل نہیں اور اسلام نے بغیر کسی نمونہ کے ابتداءً عدل و مساوات کا وہ معیار قائم کیا - جس کی صداقت کا دشمنوں کو اقرار ہے -

(۲) سابق وزیر اعظم لنکا اپنے رنگ میں رنگی ہوئی کوئی پارٹی نہیں چھوڑ گئے - جو اس مشن کی تکمیل کرتی اسلام کا خدائی رنگ ایسا تھا کہ صدیوں تک اس مشن کا پورا علم اور اسکی تکمیل کے لئے ہر وقت اسی رنگ میں رنگے ہوئے سینکڑوں ہزاروں افراد موجود رہے ہیں - وہاں کسی مس کو رو رو کر دورہ کرنے اور مقتول خاوند کی دھائی دینے کی ضرورت نہیں پڑی - خود لنکا کی عورت وزیر اعظم اپنی نا اہلی کا اقرار اور ایک دوسرے آدمی سے مدد لینے کا اعلان کرتی ہے اسلام کے قرون اولیٰ میں ہر آدمی اس کا اہل تھا - اور اہلیت کا یہ عالم تھا کہ کسی عورت کو کام سنبھالنے یا اپنے حرم سے باہر آ کر پارٹی کو بنانے کی ضرورت کبھی پیش نہ آئی

(۳) لنکا کی عورت وزیر اعظم کی بیصبری اور بے قراری دیکھئے اور دوسری طرف تاریخ کے آئینہ میں اپنا منہ دیکھئے - اسلام کے بہادر جانباز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے چچا شہید ہوتے ہیں اور میدان جنگ ہی میں ان کے ناک کان وغیرہ اعضاء کاٹ دیئے جاتے ہیں - یہ صبر آزما واقعہ ایک عورت کے لئے اور خاصکر حقیقی بہن کے لئے کتنا باعث اضطراب و از خود رفتگی کا سبب ہو سکتا ہے - اسی لئے جب ان کی بہن حضرت صفیہؓ آئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک تھا کہ وہ بھائی کی لاش نہ دیکھنے پائیں - مگر خدا تعالیٰ کی اس بندی نے بھائی کو دیکھ کر صرف یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہ کوئی بڑی قربانی نہیں ہے - اسلام نے ایسی ہزاروں خواتین پیدا کیں - جنھوں نے پاک زنانہ صفات کی پابند رہ کر ملک و ملت کی بیش بہا خدمات انجام دیں - حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی ساری دولت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن (اعلاء کلمۃ اللہ) کی تکمیل میں صرف کر دی - حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ اور دیگر امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امت کو نصف علم دین سے بہرہ ور فرمایا - ہزاروں نے میدان جنگ کے زخمیوں کی خدمتیں کیں - حضرت خنساؓ نے چار بیٹوں کو میدان میں اسلام کے لئے بے جگری سے لڑ کر سرخرو ہونے کا سبق دیا - حضرت رابعہ بصریہؒ نے ولایت میں جو مقام حاصل کیا - اس پر بڑے بڑے مرتاض اولیاء رشک کرتے ہیں کیا کیا بیان کیا جائے -

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار

---

اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا مے روی

---

بقیہ احادیث الرسول صفحہ ۴ سے آگے

فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یعنی اے اللہ ہدایت دے (شامل کر) مجھ کو ان لوگوں میں جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت عطا فرما مجھ کو ان لوگوں میں جن کو عافیت میں رکھا ہے تو نے اور میرے کاموں کو بنا ان لوگوں میں جن کے کام بنائے تو نے اور برکت عطا فرما تو مجھ کو اس چیز میں جو تو نے مجھ کو عطا کی ہے اور اس چیز کی شر سے تو مجھ کو بچا جس میں تو نے شر کو مقدر کیا ہے - تو با برکت ہے اے ہمارے پروردگار اور تو بلند ہے -

---

# مجلس ذکر منعقدہ جمعرات ۱۷ رصفر المظفر ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۱ راگست ۱۹۶۰ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر ارشاد فرمائی

# رُوحانی بیماریوں کا علاج

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيۡنَ اصۡطَفٰى۔ اَمَّا بَعۡدُ

ایک چیز مجلس ذکر میں شامل ہونے والوں کے لئے عرض کرتا ہوں جو پہلے بھی کئی مرتبہ عرض کر چکا ہوں۔

## ذکر جہر کا مطلب

یہ ہے کہ خدا کی طرف متوجہ رہیں۔ اودھر ادھر کے خیالات نہ آئیں۔ ذکر میں حد سے زیادہ زور نہ لگائیں۔ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ نے زیادہ بلند آواز سے ذکر کیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کسی بہرے کو سناتے ہو۔ بعض آدمی نئے آ جاتے ہیں اور ذکر کرنے میں پورا زور لگاتے ہیں ذکر میں صرف اتنا جہر ہو کہ طبیعت میں انتشار پیدا نہ ہو۔ دراصل جہر سے اپنے خیالات منتشرہ کو باندھنا ہے۔ جب کبھی کوئی زیادہ بلند آواز سے ذکر کرنے لگے تو پاس بیٹھنے والوں کو سمجھا دینا چاہیئے۔

اب مجھے اصل چیز عرض کرنا ہے انسان میں

## دو قسم کی بیماریاں

ہیں۔ ایک جسمانی اور دوسری روحانی جسمانی بیماریوں کے معالج طبیب ڈاکٹر ہیں۔ اور روحانی بیماریوں کے معالج اہل اللہ ہیں روحانی بیماریوں کا احساس نہ مدرسوں میں اور نہ کتابیں پڑھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اللہ والے سکھاتے ہیں۔ کہ روحانی بیماریاں مہلک ہیں۔ کوئی جسمانی مہلک بیماری ایسی نہیں ہے جو موت کے وقت ختم نہ ہو جاتی ہو۔ یعنی مریض زندہ تھا۔ بیمار تھا۔ مر گیا۔ بیماری ختم ہو گئی۔ روحانی بیماریوں سے خدا تعالیٰ محفوظ رکھیں اور دنیا میں ہی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اگر مرنے سے قبل توبہ نہ کی تو ان کا اثر قیامت تک ساتھ جائے گا۔

## عربی مدارس

میں روحانی بیماریوں پر انتباہ تو ہوتا ہے۔ لیکن حال نہیں بنتیں۔ سکولوں کالجوں میں تو ان بیماریوں پر انتباہ بھی نہیں ہوتا۔ انتباہ کے معنی خبر دار کرنا۔ یہ تو الگ رہا۔ وہاں ذکر بھی نہیں ہوتا۔ عربی مدارس میں ذکر بھی ہوتا ہے۔ انتباہ بھی ہوتا ہے۔ مگر علاج اللہ والوں کی صحبت میں ہوتا ہے۔ مثلاً کسی کو دیکھا اکڑ خاں (بہت مغرور) ہے تو اس کا علاج اللہ والے کرتے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ میرے حضرت امروٹیؒ کے ہاں ایک پتلا دبلا پستہ قد۔ ملا مزاج فارسی دان رہتا تھا۔ اس سے حضرت چروائیں اونٹ اور رکھوائیں روزے۔ نہ سحری کا انتظام نہ شام کو افطاری کا اہتمام اور پھر گرمی کا موسم اونٹ کو تو گرمی نہیں لگتی۔ روزے انانیت کو فناہ کرنے کے لئے رکھواتے تھے۔ اور باقی ریاضت سے بھی اصلاح مطلوب ہوتی تھی۔ یہ تو شیخ جانتا ہے کہ اس کا کیا علاج ہے۔

## رُوحانی بیماریاں

مرنے کے بعد دوزخ میں پہنچائینگی اور جب سزا بھگت کر ختم ہو جائیں گی تو نجات ملتی ہے عربی مدارس میں انتباہ تو ہوتا ہے۔ مثلاً ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِیَّاکُمۡ وَالۡحَسَدَ فَاِنَّ الۡحَسَدَ یَاۡکُلُ الۡحَسَنَاتِ کَمَا تَاۡکُلُ النَّارُ الۡحَطَبَ۔ ترجمہ۔ اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ۔ اس لئے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے (یعنی نیکیوں کو فنا کر دیتا ہے) جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے (ابوداؤد) یا ریا کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اِنَّ اَخۡوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیۡکُمُ الشِّرۡکُ الۡاَصۡغَرُ قَالُوۡا یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرۡکُ الۡاَصۡغَرُ قَالَ الرِّیَآءُ۔ ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس چیز سے میں تمہارے لئے بہت ڈرتا ہوں۔ وہ چھوٹا شرک ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ شرک اصغر کیا ہے۔ تو فرمایا ریاء (دکھلاوا) غرض یہ کہ عربی مدارس میں ان بیماریوں کی اطلاع تو ہو جاتی ہے۔ اصلاح نہیں ہوتی اصلاح کامل کرتا ہے۔ ہادی طالب کی اصلاح اس طرح بھی کرتے ہیں کہ بعضوں کی انانیت توڑنے کیلئے فرماتے ہیں۔ سارا دن جھاڑو دیا کرو۔ گھوڑوں کی لید صاف کیا کرو۔ در اصل یہ روحانی مرض انانیت کا علاج ہوتا ہے۔ رُوحانی بیماریاں انسان میں ہیں۔ مگر احساس نہیں ہوتا ایک بیماری کبر ہے۔

## کبر کیا ہے

بَطَرُ الۡحَقِّ وَغَمۡطُ النَّاسِ حق سے اعراض کرنا (غرور کیساتھ) لوگوں کو ذلیل سمجھنا اور اپنے آپ کو لوگوں سے اچھا سمجھنا۔ واہ کینٹ میں ایک مرتبہ تین عالم میرے سامنے بیٹھے تھے۔ میں نے اُن سے پوچھا۔ کہ اگر ایک جاہل آپ کے سامنے آ کر بیٹھ جائے تو آپ اپنے آپ کو اس سے بہتر نہیں سمجھیں گے کیا مولویوں کو یہ جائز ہے کہ لوگوں کو حقیر سمجھیں یہ کہ جاہل کہیں بات کر سکتا ہے؟ میں نے کہا میں تمہیں بتلاتا ہوں۔ میری مسجد میں ایک ہیٹ پوش نماز پڑھنے کے لئے آتا ہے۔ ہیٹ اتار کر کھونٹی پر لٹکا دیتا ہے اور رومال باندھ کر نماز جمعہ پڑھ جاتا ہے۔

## میں نفس کو یہ سمجھاتا ہوں

کہ چالیس سال تک بزرگوں نے تیرے قلب پر نظر ڈالی ہے اور اب بھی تجھ میں کمزوریاں موجود ہیں۔ اس بیچارے کو تو کسی ہادی کی صحبت ایک منٹ بھی نصیب نہیں ہوئی۔ تو کبر دفع ہو جاتا ہے۔ حسد۔ کبر۔ عجب۔ ریا۔ وغیرہ روحانی بیماریوں کا ذکر دینی کتابوں میں آتا ہے۔ انگریزی دان تو یہ کتابیں پڑھتے ہی نہیں۔ انگریز کو کیا پڑی تھی کہ وہ آپ کو دین سکھاتا۔ اس کا زاویہ نگاہ تو یہ تھا کہ وہ حکومت کی مشینری چلانے کے لئے پرزے ڈھالتا تھا۔ اگر ایک افسر ریٹائر ہوتا تو بیسیوں امیدوار اور تیار ہوتے۔ عربی مدارس میں روحانی بیماریوں سے عبور تو ہو جاتا ہے کہ یہ خطرناک مہلک بیماریاں ہیں۔ ان کا ذکر کتاب و سنت میں بھی موجود ہے۔ مگر ان کا علاج طبیب روحانی یعنی اللہ والے ہی کرتے ہیں۔ چند دن کا واقعہ ہے کہ میرے پاس ایک گریجوایٹ لڑکا آیا۔ کہنے لگا۔ بی اے تک پڑھ چکا ہوں۔ میں نے پوچھا بیٹا کیا بی اے

تک کہیں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی تمہارے کورس میں تھا؟ افسوس ہے کہ نہیں تھا۔ اگر اسلام کو بچایا ہے تو اللہ تعالےٰ نے علماء کرام کے ذریعہ بچایا ہے علماء کرام نے چندے مانگ کر استادوں کی تنخواہیں اور دینی مدارس کے اخراجات پورے کئے ہیں۔ اس لئے قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں اب تک محفوظ ہیں۔

انگریز جس سے ناراض ہوتا تھا۔ جیل میں ڈال دیتا تھا۔ انگریز کے خلاف نفرت کا جذبہ علماء کرام کی برکت سے رہا ہے۔ دنیا کی

## عظیم ترین شخصیت

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو انگریز نے سیفٹی ایکٹ کے تحت دو سال سات مہینے کسی دور مقام پر جیل میں رکھا تھا حضرت جس دن رہا ہوئے تو وہاں کے لوگوں نے ایڈریس دیا تو ان کے جواب میں حضرت نے فرمایا "سوروں اور کتوں سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ مگر انگریز سے اتحاد نہیں ہو سکتا۔ جرأت اور بہادری اس کا نام ہے۔ یہ خدا کا فضل سمجھو کہ علماء کرام نے چندے فراہم کرکے دینی مدارس چلائے ہیں۔ کیا انگریز نے کبھی ان مدارس کو امداد دی تھی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ اَوْکَمَا قَالَ۔ اپنی امت میں سب سے بڑا خطرہ (یعنی اس سے آگے اور کوئی خطرہ نہیں ہے) شرک اصغر یعنی ریاء کا ہے یہ لوگ بُت تو نہیں پوجیں گے۔ لیکن مشرک بن جائیں گے۔

## شرک اکبر

تو بُت پوجنا ہے اور چھوٹا شرک یہ ہے کہ نیکی کا کام کریں تو لوگوں سے واہ واہ لینے کے لئے اور دکھلاوا مقصود ہو۔ پروفیسر صاحب لیکچر دے رہے ہیں۔ تالیاں بجیں۔ دل میں ریا آیا اور سب برباد ہو گیا۔

شیطان ہر انسان کے ساتھ ہے۔ جو نیکی کا کام کرو گے۔ وہ اس میں ریا ڈال دیگا وہ آگ لگا جاتا ہے

ریا یہ ہے کہ لوگ مجھے اچھا سمجھیں میری تعظیم کریں۔ آپ نماز پڑھیں۔ دل میں یہ خیال پیدا ہوگا لوگ مجھے نیک سمجھیں۔ اگر تربیت یافتہ ہوگا تو اس خیال کو رد کریگا اور نیکی کی توفیق اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھے گا۔ ہادی سے تعلق ہوگا تو تنبہ ہوگا۔

انجمن حمایت اسلام کے جلسوں میں لوگ چندہ دیتے ہیں۔ بعض لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے چندہ کا اعلان اس دن کیا جائے۔ جس دن مجمع عام ہو۔ تالیاں بج رہی ہوں۔ ایک ہزار روپیہ میاں صاحب کی طرف سے۔ پانچ پانچ سو روپیہ بیگمات کی طرف سے۔ دو سو روپیہ صاحبزادہ کی طرف سے تو ایک سو روپیہ صاحبزادی کی طرف سے گویا ؎

## ایں خانہ ہمہ نور است

یہ حماقت ہے۔ شیطان بے ایمان تو چاہتا ہے کہ انکی کوئی نیکی نہ بچنے پائے۔ بعض ایسے بھی اللہ کے بندے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم نام نہیں لکھواتے۔ ہم رسید بھی نہیں لیتے۔ سمجھنے اور تعلیم پانے سے پتہ چلتا ہے۔ شیطان ایسا لعین ہے کہ علماء کے اندر بھی ریاء لاتا ہے۔ ایک منٹ میں تمام نیکیاں فنا کر جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو اپنے اعمال صالحہ کو شیطان کے حملہ سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پرانے زمانے میں سپاہی کے

## دو ہتھیار

ہوتے تھے۔ ایک تلوار اور دوسری ڈھال۔ تلوار سے دشمن پر وار کرتا تھا اور ڈھال پر دشمن کے وار کو روکتا تھا۔ اسی طرح تربیت یافتہ جب کوئی نیک اعمال کرے گا۔ تو شیطان ریا کا وار کرے گا۔ اور یہ اخلاص کی ڈھال پر شیطان کے وار کو روکتا رہے گا۔ اللہ والوں کی صحبت میں تربیت حاصل کرنے سے یہ چیز حاصل ہوتی ہے ایک

## مہلک بیماری

کبر ہے اور کبر یہ ہے کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور دوسرے کی کمزوری پر نظر رکھنا اور اس کو ذلیل سمجھنا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اپنی کمزوریوں اور دوسرے کی خوبیوں پر نظر رکھے۔ ایک روحانی بیماری

## حسد

ہے اور حسد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کو کوئی نعمت عطا فرمائے اور یہ کڑھتا رہے ان بیماریوں سے شفایاب تب ہوں گے۔ جب یہ بیماریاں نکل جائیں گی۔ یہ سمجھیں کہ ہم نے سبق دیا ہے۔ یہ مت سمجھیں کہ سبق پک گیا ہے۔ مجھے یقین نہیں ہے کہ آپ کو گذشتہ سبق پک گیا ہے۔

## آپ پھر پکائیے

اپنی کمزوریاں پیش نظر ہوں اور دوسرے کا حسن پیش نظر ہو تو کبر کا علاج ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو ان بیماریوں سے شفا عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ ؁

---

جناب ایم عبدالرحمن صاحب لودھیانوی شیخو پورہ

# نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ ہے

## نورِ توحید کی چند جھلکیاں

عبادت انتہائی تذلّل کا نام ہے اور انتہائی تذلل اُسی کے سامنے اختیار کیا جا سکتا ہے جو انتہائی عزت اور غلبہ رکھنے والا ہو ہر آن سب کی سُننے والا اور سب کے احوال کو پوری طرح جاننے والا ہو۔ مگر معبود بننا صرف اُسی ذات کے ساتھ مختص ہے جو ہر قسم کے نفع و ضرر کا مالک اور پورا اختیار رکھتا ہو۔

۱۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ط پ ۹ ع ۱۳

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ میں مالک نہیں ہوں اپنی جان کے بھلے کا اور نہ بُرے کا۔ مگر جو اللہ چاہے۔

اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ بندہ خواہ کتنا ہی بڑا ہو، نہ اپنے اندر اختیار مستقل رکھتا ہے نہ علم محیط۔

سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم جو علوم اوّلین و آخرین کے حامل تھے۔ اُن کو یہ اعلان کرنے کا حکم ہے کہ میں دوسروں کو کیا خود اپنی جان کو بھی کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا نہ کسی نقصان سے بچا سکتا ہوں۔ مگر جس قدر اللہ چاہے اتنے ہی پر میرا قابو ہے۔ اس آیت میں کھول کر بتلا دیا گیا ہے کہ اختیارِ مستقل یا علمِ محیط نبوّت کے لوازم میں سے نہیں۔ ہاں شرعیات کا علم جو انبیاء علیہم السلام کے منصب کے متعلق ہے کامل ہونا چاہئے۔ اور تکوینیات کا علم خدا تعالیٰ جس کو جس قدر مناسب جانے عطا فرماتا ہے۔ اس نوع میں ہمارے حضورؐ تمام اوّلین و آخرین سے فائق ہیں۔ آپ کو اتنے بیشمار علوم و معارف حق تعالیٰ نے مرحمت فرمائے ہیں جن کا شمار کرنا کسی مخلوق کی طاقت نہیں (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ)

قیامت کے دن ہر قوم کے ساتھ ان کے پیغمبر موجود ہوں گے۔ ان کے بیانات وغیرہ کے بعد نہایت انصاف سے فیصلہ ہو گا۔ کافر اپنے نبیوں سے عذاب مانگتے تھے۔ اسی طرح مکّہ کے کافر آنحضرتؐ سے عذاب طلب کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کہہ دیں عذاب بھیجنا میرا کام نہیں ہے یہ میرے قبضہ اور اختیار میں نہیں ہے میں خود اپنے نفع و نقصان کا صرف اسی قدر مالک ہوں جتنا اللہ چاہے پھر دوسروں پر کوئی بھلائی برائی وارد کرنے کا مستقل اختیار مجھے کہاں سے ہوتا۔ ہر قوم کی ایک مدت اور میعاد خدا کے علم میں ہے جب میعاد پوری ہو کر اُس کا وقت آ پہنچے گا ایک سیکنڈ کا تخلف نہ ہو سکے گا غرض عذاب کے لئے جلدی مچانے سے کچھ فائدہ نہیں۔ خدا کے علم میں جو وقت طے شدہ ہے اس سے ایک منٹ آگے پیچھے نہیں سرک سکتے۔

۲۔ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط قُلِ اللّٰهُ ط قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط پ ۱۳ ع ۸

(ترجمہ) پوچھ۔ کون رب ہے آسمان اور زمین کا۔ کہدے اللہ ہے۔ کہہ پھر کیا تم نے پکڑے ہیں اُس کے سوا ایسے حمایتی جو مالک نہیں اپنے بھلے بُرے کے۔

یعنی جب ربوبیت کا اقرار صرف خدا کے لئے کرتے ہو پھر مدد کے لئے دوسرے حمایتی کہاں سے تجویز کر لئے۔ حالاں کہ وہ ذرہ برابر نفع نقصان کا مستقل اختیار نہیں رکھتے۔

موحّد و مشرک میں ایسا فرق ہے جیسے بینا اور نابینا میں، اور توحید و شرک کا مقابلہ ایسا سمجھو جیسے نُور کا ظلمت سے، تو کیا ایک اندھا مشرک جو شرک کے اندھیروں میں پڑا اٹکل ٹوئیاں مار رہا ہو اُس مقام پر پہنچ سکتا ہے جہاں ایک موحّد کو پہنچنا ہے۔ جو فہم و بصیرت اور ایمان و عرفان کی روشنی میں فطرتِ انسانی کے صاف راستہ پر چل رہا ہے۔ ہرگز دونوں ایک نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔

اندھوں کو اتنی موٹی بات بھی نہیں سوجھتی کہ جو مورتی نہ کسی سے بات کر سکے نہ کسی کو ادنیٰ ترین نفع نقصان پہنچانے کا اختیار رکھے وہ معبود یا خدا کس طرح بن سکتی ہے؟

۳۔ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝ پ ۱۸ ع ۱۶

(ترجمہ) اور لوگوں نے پکڑ رکھے ہیں اُس کے ورے کتنے حاکم، جو نہیں بناتے کوئی چیز اور وہ خود بنائے گئے ہیں۔ اور نہیں مالک اپنے حق میں بُرے کے اور نہ بھلے کے اور نہیں مالک مرنے کے اور نہ جینے کے اور نہ جی اُٹھنے کے۔

(مطلب) کس قدر ظلم، تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ ایسے قادرِ مطلق، مالک الکل، حکیم علی الاطلاق کی زبردست ہستی کو کافی نہ سمجھ کر دوسرے معبود اور حاکم تجویز کر لئے گئے جو گویا خدا کی حکومت میں حصّہ دار ہیں۔ حالاں کہ ان بے چاروں کا خود اپنا وجود بھی اپنے گھر کا نہیں نہ وہ ایک ذرّہ کے پیدا کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ نہ مارنا زندہ کرنا ان کے قبضہ میں ہے۔ نہ اپنے مستقل اختیار سے کسی کو ادنیٰ ترین نفع نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بلکہ خود اپنی ذات کے لئے بھی ذرہ برابر فائدہ حاصل کرنے یا نقصان سے محفوظ رہنے کی قدرت نہیں رکھتے۔ ایسی عاجز اور مجبور ہستیوں کو خدا کا شریک ٹھہرانا کس قدر بے وقوفی اور بے حیائی ہے۔

۴۔ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ط ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ط لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝ پ ۱۷ ع ۹

(ترجمہ) پکارتا ہے اللہ کے سوائے ایسی چیز کو کہ نہ اُس کا نقصان کرے اور نہ اُس کا فائدہ کرے یہی ہے دُور جا پڑنا گمراہ ہو کر پکارے جاتا ہے اُس کو جس کا ضرر پہلے پہنچے نفع سے بیشک بُرا دوست ہے اور بُرا رفیق۔

یعنی دنیا کی بھلائی نہ ملنے کی وجہ سے خدا کی بندگی چھوڑی۔ اب اُن چیزوں کو پکارتا ہے جن کے اختیار میں نہ ذرّہ بھر بھلائی ہے نہ بُرائی۔ کیا خدا نے جو چیز نہیں دی تھی وہ پتھروں سے حاصل کرے گا؟ اس سے بڑھ کر کھلی حماقت کیا ہوگی

بتوں سے نفع کی تو امید موہوم ہے (بُت پرستوں کے زعم کے موافق) لیکن اُن کو جو پوجنے کا ضرر ہے وہ قطعی اور یقینی ہے۔ اس لئے فائدہ کا سوال تو بعد میں دیکھا جائے گا نقصان ابھی ہاتھوں ہاتھ پہنچ گیا۔ جب قیامت میں بُت پرستی کے نتائج سامنے آئیں گے تو بُت پرست بھی یہ کہیں گے " لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ " یعنی جن سے بڑی امداد و رفاقت کی توقع تھی وہ بہت ہی بُرے رفیق اور مددگار ثابت ہوئے کہ نفع تو کیا پہنچاتے الٹا ان کے سبب سے نقصان پہنچ گیا۔

تھی کی تجھ سے توقع بھی ستمگر نکلا
موم سمجھا تھا تیرے دل کو پتھر نکلا

۵۔ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ پ ۲۲ ع ۱۳

(ترجمہ) جو کچھ کھول دے اللہ لوگوں پر رحمت میں سے تو کوئی نہیں اس کو روک سکتا اور جو کچھ روک رکھے تو کوئی نہیں اس کا بھیجنے والا سوائے اُس کے، اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔

۶۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ پ ۷ ع ۸

(ترجمہ) اور اگر پہنچائے اللہ تجھ کو کچھ سختی تو کوئی اُس کو دُور کرنے والا نہیں سوا اُس کے اور اگر تجھ کو پہنچائے بھلائی تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(مطلب) دنیا یا آخرت میں جو تکلیف یا راحت خدا کسی کو پہنچانا چاہے تو نہ کوئی مقابلہ کر کے روک سکتا ہے نہ اُس کے غلبہ و اقتدار کے نیچے سے نکل کر بھاگ سکتا ہے وہی پوری طرح خبردار ہے کہ کس بندے کے کیا حالات ہیں۔ اور ان حالات کے مناسب کس قسم کی کارروائی قرینِ حکمت ہو گی۔ خدا ہی سب نفع و ضرر کا مالک تمام بندوں پر غالب و قاہر اور رتی رتی سے خبردار ہے۔ تو اس کی شہادت سے زبردست اور بے لوث شہادت کس کی ہو سکتی ہے۔

۷۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ پ ۱۱ ع ۱۶

(ترجمہ) اور اگر پہنچا دیوے اللہ تجھ کو کوئی تکلیف تو کوئی نہیں اس کو ہٹانے والا سوا اُس کے اور اگر پہنچانا چاہے تجھ کو کوئی بھلائی تو کوئی پھیرنے والا نہیں اُس کے فضل کو۔ پہنچائے اپنا فضل جس پر چاہے اپنے بندوں میں اور وہی ہے بخشنے والا مہربان۔

(مطلب) جس طرح عبادت صرف اُسی کی کریں استعانت کے لئے بھی اُسی کو پکاریں۔ کیونکہ ہر قسم کا نفع و نقصان اور بھلائی بُرائی تنہا اُسی کے قبضہ میں ہے مشرکین کی طرح ایسی چیزوں کو مدد کے لئے پکارنا جو کسی نفع نقصان کے مالک نہ ہوں سخت بے موقع بات بلکہ ظلم عظیم (شرک) کا ایک شعبہ ہے۔ جب ان چیزوں کے پکارنے سے منع کیا ہے جن کے قبضہ میں تمہارا بھلا بُرا کچھ نہیں تو مناسب ہوا کہ اس کے بالمقابل مالک علی الاطلاق کا ذکر کیا جائے۔ جو تکلیف و راحت اور بھلائی برائی کے پورے سلسلہ پر کامل اختیار اور قبضہ رکھتا ہے جس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو دنیا میں کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ اور جس پر فضل و رحمت فرمانا چاہے کسی کی طاقت نہیں کہ اسے محروم کر سکے۔

" اللہ کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں، پیدا کرتا ہے جو چاہے، بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹیاں، اور بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹے، یا اُن کو دیتا ہے جوڑے بیٹے اور بیٹیاں، اور کر دیتا ہے جس کو چاہے بانجھ، وہ ہے سب کچھ جانتا اور کر سکتا " پ ۲۵ ع ۶ (مطلب) آسمان و زمین میں سب جگہ اُسی کی سلطنت اور اُسی کا حکم چلتا ہے۔ جو چیز چاہے پیدا کرے اور جو چیز جس کو چاہے دے جس کو چاہے نہ دے۔ کسی کو سرے سے اولاد نہیں ملتی۔ کسی کو ملتی ہے تو صرف بیٹیاں کسی کو صرف بیٹے، کسی کو دونوں جوڑواں یا الگ الگ اس میں کسی کا کچھ دعویٰ نہیں وہ مالک حقیقی ہی جانتا ہے کہ کس شخص کو کس حالت میں رکھنا مناسب ہے۔ اور وہی اپنے علم و حکمت کے موافق تدبیر کرتا ہے کسی کی مجال نہیں کہ اس کے ارادہ کو روک دے اس کی تخلیق و تقسیم پر حرف گیری کر سکے۔

۸۔ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ پ ۲۴ ع ۱

(ترجمہ) تُو کہہ بھلا دیکھو تو، جن کو پُوجتے ہو اللہ کے سوا، اگر چاہے اللہ مجھ پر کچھ تکلیف تو وہ ایسے ہیں؟ کہ کھول دیں تکلیف اُس کی ڈالی ہوئی یا وہ چاہے مجھ پر مہربانی تو وہ ایسے ہیں؟ کہ روک دیں اس کی مہربانی کو، تُو کہہ مجھ کو بس ہے اللہ، اُسی پر بھروسہ رکھتے ہیں بھروسہ رکھنے والے۔

(مطلب) کیا ان احمقوں کو اتنا نہیں سوجھتا۔ کہ جو بندہ خداوند قدوس کی پناہ میں آ گیا کون سی طاقت ہے جو اس کا بال بیکا کر سکے۔ جو طاقت مقابل ہو گی پاش پاش کر دی جائے گی۔ غیرتِ خداوندی مخلص وفاداروں کا بدلہ لئے بغیر نہ چھوڑے گی۔

ایک طرف تو خداوند قدوس جو خود تمہارے اقرار کے موافق تمام زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور دوسری طرف پتھر کی بے جان مُورتیں یا عاجز مخلوق جو سب مل کر بھی خدا کی بھیجی ہوئی ادنیٰ سے ادنیٰ تکلیف و راحت کو اس کی جگہ سے نہ ہٹا سکے تم ہی بتاؤ دونوں میں سے کس پر بھروسہ کیا جائے اور کس کو اپنی مدد کے لئے کافی سمجھا جائے

## سلطنت و عزت دینے والا اور چھیننے والا صرف اللہ ہی ہے

۹۔ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ؗ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ پ ۳ ع ۱۱

(ترجمہ) تُو کہہ، یا اللہ مالک سلطنت کے، تُو سلطنت دیوے جس کو چاہے اور سلطنت چھین لیوے جس سے چاہے اور عزت دیوے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جس کو چاہے۔ تیرے ہاتھ میں سب خوبی ہے بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے

(مطلب) اے یہود و نصاریٰ جن بادشاہوں کی سلطنت اور ان کی دی ہوئی عزتوں پر تم مفتون ہو رہے ہو تو خوب سمجھ لو کہ کُل سلطنت و عزت کا

اصلی مالک خداوند قدوس ہے اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے جس کو چاہے دے اور جس سے چاہے سلب کر لے۔ کیا یہ امکان نہیں کہ روم و فارس کی سلطنتیں اور عزتیں چھین کر مسلمانوں کو دے دی جائیں بلکہ وعدہ ہے کہ ضرور دی جائیں گی۔ آج مسلمانوں کی موجودہ بے سروسامانی اور دشمنوں کی طاقت کو دیکھتے ہوئے بیشک یہ چیز تمہاری سمجھ میں نہیں آ سکتی اسی لئے یہود و منافقین مذاق اڑاتے تھے کہ قریش کے حملہ سے ڈر کر مدینہ کے گرد خندق کھودنے والے مسلمان قیصر و کسریٰ کے تاج و تخت پر قبضہ پانے کے خواب دیکھتے ہیں۔ مگر حق تعالےٰ نے چند ہی سال میں دکھلا دیا کہ روم و فارس کے جن خزانوں کی کنجیاں اُس نے اپنے پیغمبر کے ہاتھ میں دی تھیں، فاروقِ اعظم کے زمانے میں وہ کس طرح مجاہدینِ اسلام کے درمیان تقسیم ہوئے۔ اصل یہ ہے کہ یہ مادی سلطنت و عزت کیا چیز ہے جب خداوند قادر و حکیم نے روحانی سلطنت و عزت کا آخری مقام یعنی منصب رسالت و نبوت بنی اسرائیل سے منتقل کر کے بنی اسمٰعیل میں پہنچا دیا بے شک خدا کے ہاتھ میں ہر قسم کی خیر و خوبی ہے۔ اور شر کا پیدا کرنا بھی اس کے اعتبار سے خیر ہی ہے کیونکہ مجموعۂ عالم کے اعتبار سے اس میں ہزارہا حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

## رزق کی تنگی اور فراخی کرنیوالا صرف اللہ ہی ہے

۱۰- وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ پ ۲ ع ۱۶

(ترجمہ) اور اللہ ہی تنگی کر دیتا ہے اور وہی کشائش کرتا ہے اور اُسی ہی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(مطلب) اللہ کے حکم میں تمہاری جان اور مال ہے تو اب تم کو چاہئے کہ کافروں سے اللہ کے واسطے اور دین کے لئے لڑو۔ اور اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرو۔ اور تنگی سے مت ڈرو۔ کہ کشائش اور تنگی سب اُس کے اختیار میں ہے۔ فقیر کو بادشاہ بنا دیتا ہے اور بادشاہ کو فقیر۔ دنیا کی تنگی و فراخی مقبول و مردود ہونے کا معیار نہیں بن سکتا۔ فقیر، غنی بنانا اور روزی کا کم و بیش کرنا محض خدا کے قبضہ میں ہے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ فقر و غنا کے مختلف احوال بھیجنا اسی مالک علی الاطلاق کے قبضہ میں ہے تمہارا کام میانہ روی سے احکام کی تعمیل کرنا ہے۔

خوب سمجھ لو رازق حقیقی وہ ہے جو سب کی باتیں سُنتا اور دلوں کے اخلاص کو جانتا ہے۔ ہر ایک کا ظاہر و باطن اُس کے سامنے ہے کسی کی محنت وہاں رائیگاں نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ اُس کے راستہ میں وطن چھوڑ کر آئے ہیں انہیں ضائع نہیں کرے گا کتنے جانور ہیں جو اپنی روزی اپنی کمر پر اٹھائے نہیں پھرتے پھر بھی رازقِ حقیقی ان کو رزق پہنچاتا ہے۔ رزق کے تمام اسباب اُسی نے پیدا کئے سب جانتے ہیں پھر اُس پر بھروسہ نہیں کرتے کہ وہی پہنچا بھی دے گا مگر جتنا وہ چاہے نہ جتنا تم چاہو۔ ناپ کر دیتا ہے یہ نہیں کہ بالکل نہ دے۔ یہ خبر اُسی کو ہے کہ کس قدر دینا چاہئے مینہ بھی ہر کسی پر برابر نہیں برستا اور اسی طرح حال بدلتے دیر نہیں لگتی ذرا دیر میں مفلس سے دولت مند کر دے۔

## لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کی تفسیر

کلمہ طیبہ کے سلبی حصہ میں الُوہیت غیر کے ضمن میں جن صفات کی غیر اللہ سے نفی کی گئی ہے وہ تمام صفتیں بتقاضائے استثنیٰ ذات اللہ کے ساتھ مختص ہیں اِلَّا اللہ کہنے سے مقصود فقط ذات اللہ کا اقرار نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی الُوہیت کاملہ بلا شرکت غیرے کا اقرار ہے۔ جس سے لازم آئے گا کہ خالق اللہ ہے۔ مخلوقات پر حاکم بھی وہی ہے بندوں کی تمام عبادتوں اور نیاز مندیوں کا مستحق بھی وہی ہے۔ جس نے اُن کو پیدا کیا ہے۔ مخلوقات کا نفع و نقصان، مارنا جلانا، عزت و ذلت، صحت و بیماری سب اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے ہر ایک کی فریاد رسی کرنے والا وہی ہے۔ کیونکہ وہ عالمُ الغیب اور حاضر و ناظر ہے۔ اور ہر ایک مصیبت زدہ دردمند کی مشکل کو وہی حل کرتا ہے کیونکہ ہر ایک پکارنے والے کی پکار کو غائبانہ سنتا ہے یہ ہیں توحید کے ایجابی اصول و ارکان جو قرآن مجید میں بیان کئے گئے ہیں۔ زمین و آسمان میں بادشاہت اُسی کی ہے۔ اُس کی بادشاہی میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ کوئی دوسری ہستی نہ ایک ذرہ پیدا کرنے کا اختیار رکھتی ہے نہ مارنا جلانا اُس کے قبضہ میں ہے نہ اپنے اختیار سے کسی کو ادنیٰ ترین نفع و نقصان پہنچا سکتی ہے۔ بلکہ خود اپنی ذات کے لئے بھی ذرہ بھر فائدہ حاصل کرنے اور نقصان سے محفوظ رہنے کی قدرت نہیں رکھتی۔

## کائنات میں مختار اللہ ہی ہے

اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہے پیدا کرتا ہے اور مخلوقات میں مختار بھی آپ ہی ہے اس کی پیدا کردہ مخلوق میں کسی غیر کو مختار سمجھنا شرک ہے۔ تخلیق و تشریع کا اس نے کسی کو اختیار نہیں دیا۔

## بندہ کی پکار کا مستحق صرف اللہ ہی ہے

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ط مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ط پ ۲۰ ع ۱۰ •

پکارے جانے کا حق صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے جن معبودوں کو اللہ کے سوا پکارا جاتا ہے وہ کھجور کی گٹھلی پر جو باریک جھلّی سی ہوتی ہے اس کے بھی مالک نہیں وہ حاجت روائی تو کیا کرتے وہ کسی کی پکار کو بھی نہیں سنتے۔ بلکہ قیامت کے دن ان مشرکانہ حرکات سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔ اور بجائے مددگار بننے کے دشمن ثابت ہوں گے۔

۱۱- لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ پ ۱۳ ع ۸

(ترجمہ) اُسی کا پکارنا سچ ہے اور جن لوگوں کو پکارتے ہیں سوا اُس کے، وہ نہیں کام آتے اُن کے کچھ بھی۔

## حاکم اللہ ہی ہے اور عبادت کا مستحق بھی وہی ہے

حکومت صرف اللہ کی ہے اُس کے سوائے کسی کی غلامی اختیار نہیں کرنی چاہئے اللہ کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔ کسی کے سامنے نہ جھکے۔ کسی کو نفع و نقصان کا مالک نہ سمجھے۔ کسی کی نذر و نیاز نہ دے۔ فریاد رسی کے لئے کسی کو نہ پکارے۔

۱۲- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (سورہ فاتحہ)

(ترجمہ) تیری ہی ہم بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

## اللہ ہی خالق اور ہادی ہے وہی مریض کو شفا بخشنے والا وہی انسان کو زندہ کرنے اور مارنے والا ہے

۱۳۔ اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ۝ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ ۝ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۝ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ۝ پ ۱۹ ع ۹

(ترجمہ) جس نے مجھ کو بنایا سو وہی مجھے راہ دکھلاتا ہے اور وہ جو مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوں تو وہی شفا دیتا ہے۔ اور وہ جو مجھ کو مارے گا اور پھر جلائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہی میرا معبود، دوست اور مددگار ہے۔ وُہی فلاحِ دارین کی راہ دکھاتا ہے اور اعلیٰ درجہ کے فوائد و منافع کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ کھلانا پلانا، مارنا جلانا اور بیماری سے اچھا کرنا سب اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ کسی معاملہ میں بھول چوک یا اپنے درجہ کے موافق خطا و تقصیر ہو جائے تو اسی کی مہربانی سے معافی کی توقع ہو سکتی ہے۔ کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں۔

سُورۂ یونس میں حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا تمہاری خوشی و ناخوشی یا موافقت و مخالفت کی مجھے ذرّہ برابر پروا نہیں۔ تمام پیغمبروں کی طرح میرا بھروسہ صرف خدائے واحد پر ہے اگر تم میری نصیحت سے بُرا مانو تو مانا کرو مَیں اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں قصور نہیں کر سکتا تم بُرا مان کر مجھ سے دشمنی کرو اور نقصان پہنچانا چاہو تو یہ چیز میرے ارادوں پر قطعاً اثر ڈالنے والی نہیں۔ جو کچھ تمہارے امکان میں ہے شوق سے کر گزرو۔ میرے خلاف مشورہ کر کے کوئی پختہ تجویز کر لو۔ اپنے رُفقائے کار بلکہ فرضی معبودوں کو بھی جمع کر کے ایک غیر مشکوک اور غیر مُشتبہ رائے پر قائم ہو جاؤ پھر متفقہ طاقت سے اسے جاری کر ڈالو۔ ایک منٹ کی مُہلت بھی مجھ کو نہ دو۔ پھر دیکھ لو کہ پیغمبرانہ استقامت و توکّل کا پہاڑ تمام دنیا کی طاقتوں اور تدبیروں کو کچل کر کس طرح پاش پاش کر ڈالتا ہے۔ تمہارے مقابلہ میں نہ جانی و بدنی تکلیف سے گھبراتا ہوں اور نہ مالی نقصان کی کوئی فکر ہے۔ کیونکہ میں نے خدمتِ تبلیغ و دعوت کا کچھ معاوضہ تم سے طلب نہیں کیا۔

۱۴۔ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰٓی اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۝ پ ع ۱۵

(ترجمہ) تُو کہہ دے کیا ہم پکاریں اللہ کے سوا اُن کو جو نہ نفع پہنچا سکیں ہم کو اور نہ نقصان اور کیا پھر جائیں ہم اُلٹے پاؤں۔؟

(مطلب) مسلمان کی شان یہ ہے کہ گمراہوں کو نصیحت کر کے سیدھی راہ پر لائے۔ اور جو خدا سے بھاگ کر غیر اللہ کی چوکھٹ پر سر رکھے ہوئے ہیں اُن کو خدائے واحد کے سامنے سربسجود کرنے کی فکر کرے اُس سے یہ توقع رکھنا فضول ہے کہ وہ خدا کے سوا کسی ایسی ہستی کے آگے سر جھکائے گا جس کے قبضہ میں نہ نفع ہے نہ نقصان، یا اہلِ باطل کی صحبت میں رہ کر توحید و ایمان کی صاف سڑک چھوڑ دے گا اور شرک کی بھول بھلیاں کی طرف اُلٹے پاؤں پھرے گا۔

## قیامت کے دن صرف شہنشاہِ مطلق کی بادشاہی ہوگی

۱۵۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ط لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ پ ۲۴ ع ۲

(ترجمہ) کس کا راج ہے اُس دن اللہ کا ہے جو اکیلا ہے دباؤ والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت و وحدانیت کی نشانیاں ہر چیز میں ظاہر ہیں۔ ایک اپنی ہی روزی کے مسئلہ کو آدمی سمجھ لے جس کا سامان آسمان سے ہوتا رہتا ہے تو سب کچھ سمجھ میں آ جائے۔ لیکن جب اُدھر رجوع ہی نہیں ہو اور غور و فکر سے کام ہی نہ لے تو کیا خاک سمجھ حاصل ہو سکتی ہے بندوں کو چاہئے سمجھ سے کام لیں۔ اور ایک خدا کی طرف رجوع ہو کر اُسی کو پکاریں اُس کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کریں۔ بے شک مخلص بندوں کے اس موحدانہ طرزِ عمل سے کافر و مشرک ناک بھوں چڑھائیں گے۔ کہ سارے دیوتا اُڑا کر صرف ایک ہی خدا رہنے دیا گیا۔ مگر پکّا موحّد وہی ہے جو مشرکین کے مجمع میں توحید کا نعرہ بلند کرے اور اُن کے بُرا ماننے کی بالکل پروا نہ کرے قبروں سے نکل کر ایک کھلے میدان میں حاضر ہوں گے جہاں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ خوب سمجھ لو اس حاکم اعلیٰ کے دربار میں حاضر ہونا ہے اُسی اکیلے شاہنشاہِ مطلق کا راج ہوگا۔

## اللہ ہی مصیبت میں ڈالتا ہے اور وہی دور کرتا ہے

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ پ ۲۸ ع ۱۴

(ترجمہ) نہیں پہنچتی کوئی تکلیف بغیر حکم اللہ کے، اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر، وہ راہ بتلائے اُس کے دل کو، اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے۔

(مطلب) دُنیا میں کوئی مصیبت اور سختی اللہ کی مشیّت اور ارادہ کے بغیر نہیں پہنچتی۔ مومن کو جب اس بات کا یقین ہے تو اس پر غمگین اور بد دل ہونے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ بہر صورت مالکِ حقیقی کے فیصلہ پر راضی رہنا چاہئے اور یوں کہنا چاہئے

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

اس طرح اللہ تعالیٰ مومن کے دل کو صبر و تسلیم کی راہ بتلا دیتا ہے جس کے بعد عرفان و الیقان کی عجیب و غریب راہیں کھل جاتی ہیں باطنی ترقیات اور قلبی کیفیات کا دروازہ کھل جاتا ہے جو تکلیف اور مصیبت اس نے بھیجی عین علم و حکمت سے بھیجی۔

## ہدایت و ضلالت اُسی کے ہاتھ میں ہے

وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۚ وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ پ ۲۴ ع ۱

(ترجمہ) اور جس کو راہ بھلائے اللہ، تو کوئی نہیں اُس کو راہ دینے والا، اور جس کو راہ سجھائے اللہ، تو کوئی نہیں اُس کو بھلانے والا۔

(مطلب) ٹھیک راستہ پر لگا دینا یا نہ لگانا سب اللہ کے قبضہ میں ہے جب کسی شخص کو اس کی بد تمیزی اور کجروی کی بنا پر اللہ تعالیٰ کامیابی کا راستہ نہ دے وہ اسی طرح خبطی اور پاگل ہو جاتا ہے اور موٹی موٹی باتوں کے سمجھنے کی قوت بھی اس میں نہیں رہتی۔ پس ایک ہی ذات والا صفات عدیم النظیر عدیم المثال ہے جس کی طرف ہاتھ پھیلانا ہے ایک ہی ہے جس کے آگے جھکنا ہے ایک ہی ہے جس سے ڈرنا ہے ایک ہی ہے جس سے حاجت برآری کی درخواست کرنا ہے خدائے قیوم کے سوا نفع و ضرر، فائدہ و نقصان کسی کے ہاتھ میں نہیں دُنیا کی ہر طاقت و قوت کا وہی مالک ہے مخفی اور ظاہری دعاؤں کا سننے والا ہے پوشیدہ اور غیبی باتوں

از جناب عبدالخالق صاحب انصاری ہوشیار پوری بہاولپور

# غلط مسئلے و اوہام

گذشتہ سے پیوستہ

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کئی عورتیں ایک جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو آگے پیچھے کھڑے ہونا درست نہیں یہ غلط بات ہے

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ سجدہ تلاوت کر کے دونوں طرف سلام بھی پھیرے۔ یہ بے اصل ہے۔

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی سجدہ کی ایک آیت پڑھے وہ دو سجدے کرے یہ غلط بات ہے۔

• اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ پر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر ملنا احادیث سے ثابت نہیں۔

• بعض لوگ قرآن کو بے وضو لکھ دیتے ہیں اور ہاتھ لگاتے ہیں۔ قرآن کو بے وضو لکھنا اور ہاتھ لگانا درست نہیں

• عوام میں مشہور ہے کہ نیا جوتا اور نیا کپڑا پہننے سے اس کے ذمہ حساب ہو جاتا ہے۔ لیکن رجب سے رمضان کے آخری جمعہ تک پہننے سے وہ بے حساب ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے سب نئے کپڑے اسی مدت میں پہن لے۔ بعض کئی کئی جوڑے ایک دم سے پہن لیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے

• بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ عورت کے بائیں ہاتھ میں عورت ہونے کی کوئی نشانی چوڑی چھلہ وغیرہ ہونا ضروری ہے یہ بے اصل بات ہے۔

• بعض لوگ عمامہ باندھنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بعض بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

• بعض لوگ رات کو جھاڑو دینے کو برا سمجھتے ہیں۔ یہ بے اصل بات ہے۔

• بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ مسجد کا چراغ خود نہ بجھائے یہ غلط بات ہے۔ جب حاجت نہ رہے تو بجھا دینا چاہیئے۔ ورنہ اسراف ہوگا۔ اور تنہائی میں چراغ جلتا چھوڑ کر جانا منع ہے۔

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس کا کوئی پیر نہ ہو۔ اس کا پیر شیطان ہے۔ یہ غلط بات ہے۔

• بعض لوگ سلام کرتے وقت ماتھے پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں۔ یا جھک جاتے ہیں اور مصافحہ کر کے سینے پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں اور جھک کر ہاتھ چومتے ہیں۔ یہ سب خلاف شرع ہیں۔ البتہ اگر کوئی بزرگ آدمی ہو تو ہاتھ اٹھا کر چوم سکتے ہیں مگر جھکے نہ

• بعض عورتیں مردوں سے پہلے کھانا کھانا شرعاً معیوب سمجھتی ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

• بعض لوگ کسی خاص دن یا خاص وقت میں سفر کرنے کو برا سمجھتے ہیں۔ یہ کفار اور نجومیوں کے اعتقاد ہیں۔ البتہ جمعرات کو سفر پر روانہ ہونا سنت ہے۔

• بعض عوام کہتے ہیں۔ کہ سرمہ کی سلائی پر تین مرتبہ سورۂ اخلاص دم کر کے آنکھوں میں سرمہ لگائے یہ بے اصل ہے۔

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمائی آنے پر منہ پر ہاتھ نہ رکھنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ یہ غلط ہے۔ البتہ حدیث سے اتنا ثابت ہے کہ جمائی آنے پر منہ پر ہاتھ نہ رکھنے سے شیطان پیٹ میں گھس کر ہنستا ہے۔

• بعض عورتیں بچوں کو افیون وغیرہ کھلا کر سلا دیتی ہیں۔ کہ روئیں نہیں۔ یہ حرام ہے۔

• بعض عورتیں قرآن پڑھتے وقت اگر ان کے خاوند کا نام آئے تو چھوڑ دیتی ہیں۔ یہ درست نہیں۔

• بعض عورتیں عورتوں کے سامنے ننگی نہاتی ہیں اور پردہ ضروری نہیں سمجھتی۔ یہ حرام ہے۔

• بعض عورتیں کہتی ہیں کہ ہم مردوں کو دیکھ لیں۔ مگر وہ ہمیں نہ دیکھیں۔ یہ غلط بات ہے۔

• بعض عورتیں صرف انہیں کو غیر سمجھتی ہیں جن کا اپنے خاندان سے کوئی تعلق نہ ہو۔ حالانکہ جس سے نکاح درست ہو وہ غیر ہے۔

• بعض لوگ ناپاک پانی جانوروں کو پلا دیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔

• بعض عورتیں کپڑا دھوتے وقت کلمہ پڑھنا لازمی سمجھتی ہیں۔ یہ غلط بات ہے

• بعض جاہل پیروں اور قبروں کو تعظیم کے طور پر سجدہ کرتے ہیں۔ یہ شرک ہے

• بعض عورتیں ویسے ننگے سر بیٹھی رہتی ہیں۔ مگر جب اذان ہوتی ہے تو اس وقت سر ڈھک لیتی ہیں۔ یہ غلط بات ہے سر کا چھپانا خواہ اذان کے وقت ہو یا اذان کے علاوہ فرض ہے۔

• بعض لوگ ممانی۔ چچی۔ تائی اور بیوی کی بھانجی اور بھتیجی سے نکاح جائز نہیں سمجھتے یہ غلط بات ہے۔ (بیوی کی وفات کے بعد)

• بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ کسی پیر یا بزرگ کی تصویر پاس رکھی جائے تو درست ہے یہ بھی غلط بات ہے۔ (تصویر بہرحال حرام ہے)

• بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جب آنحضور صلعم پر درود پڑھا جائے۔ وہاں آنحضور صلعم حاضر ہوتے ہیں۔ یہ جاہلانہ عقیدہ ہے۔

• بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر تواریخی فلمیں ہیں تو دیکھنا درست ہے۔ یہ غلط بات ہے

• بعض لوگ صبح کے وقت ذرا سی دھوپ نکلنے پر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ جب سورج اچھی طرح نکل آئے تب جائز ہے۔

• بعض لوگ قوالیاں وغیرہ جائز سمجھتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ اس میں ساز باجے اور تالیاں وغیرہ ہوتی ہیں، جو کہ شرعاً حرام ہیں۔

• بعض لوگ قبر پر مٹی ڈالتے وقت اور مٹی ڈالنے کے بعد اذان پڑھتے ہیں۔ یہ بدعت ہے۔

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک روزہ رکھنا اچھا نہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

• بعض کہتے ہیں کہ شوال کے چھ روزے عید کے اگلے روز ہی لگاتار رکھے یہ ضروری نہیں۔ بلکہ پورے شوال میں چھ روزے رکھے خواہ جس طرح رکھے

• بعض لوگوں میں مشہور ہے کہ دسویں تاریخ محرم کا روزہ نہ رکھے کیونکہ اس دن یزید کی ماں نے رکھا تھا۔ یہ غلط ہے۔

• بعض لوگ دسویں محرم کا روزہ امام حسین رض کا سمجھ کر رکھتے ہیں۔ یہ غلط بات ہے۔ بلکہ یہ پہلے سے مسنون ہے۔

• بعض لوگ دیر سے روزہ افطار کرنا بہتر سمجھتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں۔ بلکہ جب وقت

ہوجائے تو فوراً افطار کرلینا چاہیئے ورنہ مکروہ ہوجائیگا

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ نفلی روزے کی سحری نہیں یہ غلط ہے۔ فرض اور نفلی روزے اس میں برابر ہیں۔

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ نفلی روزہ مغرب کی نماز کے بعد افطار کرے یہ بے اصل ہے

• بعض لوگ رمضان میں جمعہ کا روزہ خاص کر جمعۃ الوداع کا روزہ رکھنا زیادہ ثواب اور ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ بھی بے اصل ہے

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو روزے سے مرا حرام موت مرا یہ بالکل غلط ہے۔

• بعض لوگ سحری کا وقت اذان ہونے تک سمجھتے ہیں۔ یہ غلط بات ہے۔ سحری کا وقت جب صبح صادق ہو جائے تو ختم ہو جاتا ہے۔

• بعض جاہلوں کا عقیدہ ہے کہ پاک پٹن میں خواجہ فریدالدینؒ شکر گنج کی درگاہ میں جو "بہشتی دروازہ" ہے۔ اس میں سے جو گزریگا وہ بہشتی ہے۔ ایسا اعتقاد رکھنا گناہ ہے۔

• بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جس لوٹے وغیرہ سے طہارت کی جائے اس سے وضو درست نہیں یہ غلط ہے۔

• اکثر عوام جماعت میں صف بندی کے وقت پاؤں کا انگوٹھا ملا کر صف سیدھی کرتے ہیں۔ حالانکہ صف کندھوں اور ٹخنوں سے سیدھی ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی کے پاؤں چھوٹے ہوتے ہیں۔ کسی کے بڑے۔

• اکثر عوام جمعہ کے خطبہ میں آنحضورؐ کا اسم مبارک سُن کر بلند آواز سے درود پڑھتے ہیں یہ جائز نہیں۔ ہاں اگر دل ہی دل میں پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب خطیب خطبے کے درمیان بیٹھتا ہے۔ اس وقت دعا کی مقبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ ہاں اگر دل میں دعا کر لے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر ہاتھ اُٹھا کر نہ کرے۔

• آج کل عموماً خطیب خطبہ اپنی زبان میں دیتے ہیں یہ درست نہیں خطبہ صرف عربی زبان میں ہونا چاہیئے۔ بلکہ خطبہ سے قبل یا بعد کوئی وعظ یا تقریر کی جا سکتی ہے۔

• اکثر عوام جمعہ کا پہلا خطبہ سننے کے وقت دونوں ہاتھ باندھ لیتے ہیں۔ اور دوسرا خطبہ سننے کے وقت دونوں ہاتھ زانوؤں پر رکھ لیتے ہیں۔ یہ بے اصل ہے

• بعض عورتیں عدت میں نامحرم سے سر ڈھانکنے کو لازم سمجھتی ہیں۔ ویسے نہیں یہ غلط بات ہے۔

• آج کل عموماً دستور ہے کہ جب کوئی کھانا کھاتا ہے اور پاس بیٹھے ہوئے کو کہتا ہے کہ "آؤ کھانا کھاؤ" تو وہ کہتا ہے "بسم اللہ کرو" یہ غلط بات ہے اسے ترک کرنا چاہیئے۔ بلکہ بارك الله کہنا چاہیئے۔

• آج کل شادیوں میں تمام کام سوائے نکاح کے خلاف شرع ہوتے ہیں۔ مثلاً سہرا باندھنا کنگنا باندھنا۔ گھوڑی پر چڑھنا۔ مہندی لگانا تیل چڑھانا۔ یہ سب کام خلاف شرع اور حرام ہیں اور ہندوؤں کی رسومات ہیں۔ مولوی صاحبان جو کہ نکاح پڑھائیں۔ انہیں چاہیئے کہ کہدیں کہ نکاح بھی ہندوؤں سے پڑھوا لو۔ آج کل باجا شادی میں ضروری سمجھا جاتا ہے یہ حرام ہے البتہ دف بجانا اس موقعہ پر سنت ہے۔

• جب میاں پہلی مرتبہ اپنی بیوی کو اپنے گھر لے آتا ہے تو پہلے دروازے میں تیل ڈالا جاتا ہے۔ تب انہیں اندر آنے دیا جاتا ہے۔ یہ کفار اور ہندوؤں کی رسومات ہیں

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ تیمم اسی طرح کرنا چاہیئے۔ جس طرح وضو کرنا چاہیئے۔ یہ غلط بات ہے۔ تیمم کے لیئے صرف منہ اور کہنیاں کافی ہیں۔

• بعض عوام کہتے ہیں کہ جب جمعہ کے لیئے جائیں تو پہلے مسجد میں تھوڑی دیر بیٹھے۔ پھر سنتیں پڑھے اسکی کوئی اصل نہیں

• بعض لوگ ماضی و مستقبل کے حالات معلوم کرنے کے لیئے استخارہ کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ استخارہ تو صرف اللہ تعالیٰ سے مشورہ لینے کے لیئے ہوتا ہے۔

• بعض کہتے ہیں کہ نماز عشاء سے پہلے سو رہنے کے بعد نماز قضا ہو جاتی ہے۔ اب اگر پڑھے تو قضا کی نیت سے پڑھے یہ بھی بے اصل ہے۔ البتہ عشاء سے پہلے بلا عذر سونا درست نہیں اور آدھی رات کے بعد وقت مکروہ ہو جاتا ہے خواہ سویا ہو یا نہ سویا ہو۔

• بعض عورتیں بلاعذر ذراسی تکلیف پر فرض نماز بیٹھ کر پڑھ لیتی ہیں۔ بلا عذر فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں۔

• بعض لوگ کہتے ہیں میت کے غسل کے پانی پر پاؤں رکھنا جائز نہیں اور اس خیال سے غسل دینے کے لیئے ایک لحد کھودتے ہیں کہ سب پانی اس میں رہے یہ بھی بے اصل بات ہے۔

• بعض کہتے ہیں کہ جو عورت حالت حیض میں مرجائے اسے دو دفعہ غسل دینا چاہیئے۔ یہ بے اصل ہے۔

• بعض عورتیں حیض و نفاس میں سب کچھ پڑھنا چھوڑ دیتی ہیں۔ حیض ونفاس میں صرف قرآن مجید پڑھنا منع ہے۔ البتہ قرآن کی دعائیں پڑھنا درست ہے۔

• بعض لوگ نماز جنازہ کی تکبیرات کہتے وقت منہ آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں یہ بے اصل ہے۔

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ مُردہ کو گھر کے برتنوں سے غسل نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ کورے ٹھیکرے لوٹے منگوا کر غسل دینا چاہیئے اور پھر ان کو گھر میں استعمال نہ کریں۔ بلکہ مسجد میں بھیجدیں یا پھوڑ دیں یہ بے اصل ہے۔

• بعضے لوگ محرم کی دسویں تاریخ کو قبروں پر تازہ مٹی ڈالنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ بے اصل بات ہے۔

• بعض لوگ میت کو دفن کرتے وقت مردہ کو قبر میں چت لٹا کر صرف اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ بلکہ قبلہ کی طرف کروٹ دینا چاہیئے

• بعض لوگ کسی کے مرتے وقت اسے پانی پلاتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے

• بعض عوام کہتے ہیں کہ اگر کسی کو زکوٰۃ کی رقم دی جائے اور کہا نہ جائے کہ یہ زکوٰۃ ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی یہ غلط بات ہے۔ بغیر کہے بھی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ مگر اپنے دل میں ارادہ کرنا ضروری ہے

• بعض جگہ لوگ بلا گواہ مرد و زن کی رضامندی سے نکاح کر لیتے ہیں۔ یہ درست نہیں بلکہ زنا ہوگا۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر غصہ میں یا دھمکانے کی غرض سے طلاق دیدے۔ تو طلاق نہیں ہوتی یہ غلط ہے۔

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ بقرعید کے روز قربانی کرنے تک روزہ سے رہے یہ بھی بے اصل ہے۔ البتہ اپنی قربانی سے کھانا مستحب ہے۔ لیکن وہ روزہ نہیں ہے اور نہ روزے کی نیت اور نہ روزے کا ثواب ہے۔

• بعض لوگ بدھیا (خصی) جانور کی قربانی جائز نہیں سمجھتے۔ یہ غلط ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدھیا جانور کی قربانی کی تھی۔

• بعض لوگ جانور کے خصیئے (کپورے) جائز سمجھتے ہیں۔ یہ جائز نہیں ہیں۔ بلکہ مکروہ تحریمی قریب الحرام ہیں۔

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر گوشت میں ہڈی نہ ہو تو وہ گوشت مکروہ ہے۔ یہ بے اصل بات ہے۔

• بعض لوگ اچھی اور خراب جنس کا تبادلہ کرتے وقت کمی بیشی کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں بلکہ سود ہے۔ البتہ اس کا ایک طریقہ ہے کہ خراب جنس کی قیمت لگا لی جاوے اور اس قیمت کی اچھی جنس لے لی جاوے۔

• بعض زمینداروں کا یہ خیال ہے کہ اگر رہن میں راہن زمین مرہونہ کے منافع کو حلال کر دے تو وہ حلال ہو جاتا ہے۔ یہ بالکل درست نہیں ہے۔

• بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر قسم کھاتے وقت بائیں ہاتھ کا انگوٹھا موڑ لیا جائے تو قسم نہیں ہوتی یہ غلط ہے۔

• بعضے عوام منت و نذر کی شیرینی مسجد میں لاکر عام طور پر تقسیم کر دیتے ہیں۔ اور وہاں بعضے سیّد اور غنی بھی ہوتے ہیں۔ سید اور غنی کو دینے سے نذر ادا نہیں ہوتی۔

• بعض جاہلوں کا عقیدہ ہے۔ کہ ہر جمعرات کی شام کو مردوں کی روحیں اپنے گھر میں آتی ہیں اور ایک کونے پر کھڑی ہو کر دیکھتی ہیں کہ کون ہم کو ثواب بخشتا ہے۔ اگر کچھ ثواب مل گیا تو خیر۔ ورنہ مایوس ہو کر لوٹ جاتی ہیں۔ یہ بالکل واہیات عقیدہ ہے۔

• بعض جاہل کہتے ہیں کہ جس کھانے پر اور دوسری چیزوں پر فاتحہ پڑھیں تو وہ چیزیں مُردوں کو پہنچتی ہیں۔ اور وہ انہیں کھاتے ہیں۔ یہ بالکل جاہلانہ عقیدہ ہے

• بعض طلباء بدھ کے دن کتاب شروع کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمعرات سے کوئی کام شروع کرنا ٹھیک نہیں یہ بالکل غلط باتیں ہیں۔

• بعض لوگ اذان کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتے۔ اذان کا جواب دینا واجب ہے۔

• بعضے جلد بازر کوع سے اٹھ کر سیدھے نہیں کھڑے ہوتے اور بعضے سجدے سے تھوڑا سا اٹھ کر پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ اس طرح نماز نہیں ہوتی۔

## (۲) چند اوہام

• بعضی عورتیں سمجھتی ہیں کہ اگر نئی دلہن اپنے گھر کو یا صندوق کو قفل لگا دے تو اس کے گھر کا تالا لگ جاتا ہے یہ محض وہم ہے۔

• مشہور ہے کہ چار پائی پر نماز پڑھنے سے بندر ہو جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔

• بعض عوام سمجھتے ہیں کہ مرد کی بائیں اور عورت کی دائیں آنکھ پھڑکنے سے کوئی مصیبت رنج اور اسکے برعکس ہونیسے خوشی پیش آتی ہے یہ محض غلط ہے۔

• بعضی عوام خصوصاً عورتیں کہتی ہیں کہ دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھ کر کھانا کھانے سے مقروض ہو جاتا ہے یہ محض غلط ہے

• مشہور ہے کہ ہتھیلی میں خارش ہونے سے مال ملتا ہے اور تلوے میں خارش ہونے سے یا جوتے پر جوتا چڑھنے سے سفر درپیش ہوتا ہے۔ یہ سب وہم ہیں۔

• بعضی عورتیں مکان کی دیوار پر کوّے کے بولنے سے یا ہاتھ میں سے آٹا گرنے سے کسی مہمان کی آمد کا شگون لیتی ہیں۔ وہم سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں

• بعض عوام خصوصاً عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ہر آدمی پر اس کی عمر کا تیسرا، آٹھواں تیرھواں، اٹھارہواں، اکیسواں، تینتیسواں، اڑتیسواں، تینتالیسواں اور اڑتالیسواں سال بھاری ہوتا ہے یہ غلط خیال ہے

اکثر عوام سمجھتے ہیں کہ "ڈوئی" مارنے سے "ہوکا" ہو جاتا ہے۔ یعنی جس کے ڈوئی ماری جاوے وہ کھانا زیادہ کھانے لگ جاتا ہے۔ یہ بالکل لغو خیال ہے۔

• بعض عورتیں کہتی ہیں کہ سر پر چھلنی نہ رکھو۔ ورنہ پھوڑے نکل آویں گے یہ بالکل غلط ہے۔

• جاہل کہتے ہیں کہ ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ لے کر چلنا منحوس ہے۔ یہ غلط بات ہے۔

• بعض کہتے ہیں کہ رسہ کا ٹکڑا کسی کے گھر میں گاڑ دینے سے لڑائی ہو جائے گی یہ فضول ہے۔

• مشہور ہے کہ قینچی نہ بجاؤ۔ لڑائی ہو جاوے گی یا دو آدمیوں کے بیچ میں سے آگ لے کر مت نکلو۔ نہیں تو ان میں لڑائی ہو جاوے گی۔ یا دو آدمی ایک کنگھی نہ کریں۔ ورنہ دونوں میں لڑائی ہو جائے گی۔ یا دن کو کہانیاں مت کہو مسافر راستہ بھول جائیں گے۔ یہ سب بُرے عقائد اور وہم ہیں۔

• بعض۔ جاہل کہتے ہیں کہ جس گھر سے بونے کے واسطے اناج نکلے اس روز دانے نہیں بھنوانے چاہئیں۔ یہ وہم ہی وہم ہے۔

• بعض عورتیں کہتی ہیں کہ اگر کوئی کسی کے اوپر سے یا ہانڈی روٹی پر سے گزرے تو وہ پھر گزرے۔ یہ بالکل لغو باتیں ہیں۔

• مشہور ہے کہ "زچہ" اگر مر جائے تو "بھوتنی" ہو جاتی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے

• عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اذان کے بعد لوگ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں یہ خلاف سنت ہے۔

• بعض عوام عورتوں کے ذبیحہ کو درست نہیں سمجھتے یہ غلط بات ہے۔

• عموماً لوگ قبلے کی طرف بول براز کے وقت منہ کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں یہ غلط ہے۔ پشت کرنا بھی منع ہے۔

وما علینا الا البلاغ

## بقیہ حضرت ابوبکر صدیق صـ ۱۹

پھیل رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم زکوٰۃ فرض ہے۔ اگر کوئی شخص جو صاحبِ مال ہو اور زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کردے گا میں ضرور اس کے ساتھ جہاد کروں گا۔ خواہ میں اس میں شہید بھی ہو جاؤں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں.....!

اسی زمانے میں ایک شخص مسیلمہ کذاب نے نبوّت کا دعوےٰ کیا۔ آپ نے اس کی سرکوبی کے لئے لشکر بھیجا۔ جس نے سخت جنگ کرنے کے بعد مسیلمہ کذّاب کو آخر ایک باغ میں قتل کر دیا۔

**کارہائے نمایاں:** آپ ربیع الاوّل سنہ ۱۱ھ کو خلیفہ مقرّر ہوئے۔ اور ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ کو وفات پائی آپ نے تقریباً سوا دو سال تک خلافت کے کاموں کو سنبھالا اور وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی.....!

آپ کے زمانہ میں اسلامی سلطنت کا علاقہ کافی وسیع ہو چکا تھا۔ آپ صرف عرب کے اندر کے مفتوحہ ممالک کا انتظام کرتے تھے اور دیگر علاقوں کا انتظام فوجی افسروں کے سپرد تھا۔ مگر وہ آپ ہی کے مشورہ سے انتظام کرتے تھے۔ لیکن انتظام میں کبھی کوئی گڑبڑ نہیں ہوتی تھی۔ اور عام لوگوں کے حقوق بھی محفوظ تھے۔ آپ کے عہدِ خلافت میں حضرت عمرؓ مقدمات کا فیصلہ کرتے تھے۔ آپ کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ آپ نہایت حلیم اور نرم دل تھے۔ آپ نے اپنی حیات میں قرآن پاک کو پہلی بار کتابی شکل میں جمع کرایا۔ کیونکہ ابھی تک قرآنِ مجید کھجور کے پتوں اور چپٹی ہڈیوں پر لکھا ہوا تھا۔ یا صحابہ کرام کے سینوں میں محفوظ تھا۔ قبول اسلام سے پہلے آپ بے حد دولتمند تھے۔ لیکن مشرف با اسلام ہونے کے بعد ساری دولت خدمتِ اسلام میں صرف کر دی۔ آپ اپنے ذاتی خرچ کیلئے ایک پیسہ بھی بیت المال سے لینا گناہ سمجھتے تھے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی خدا اور اس کے رسول کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے گزاری پیارے بھائیو.. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ خلیفہٗ اول نے اپنی ساری زندگی میں چار شادیاں کی تھیں۔ دو اسلام لانے سے پہلے اور دو قبول اسلام کے بعد۔ آپ کی پہلی بیوی سے عبداللہ اور اسماء۔ دوسری بیوی سے حضرت عائشہ صدیقہ اور عبدالرحمٰن۔ تیسری بیوی سے محمد اور چوتھی بیوی سے آپ کی وفات کے بعد ایک لڑکی ام کلثوم پیدا ہوئی

**وفات:-** جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ کو آپ بیمار ہو گئے اور تقریباً ۱۴ روز تک بستر علالت پر پڑے رہنے کے بعد پندرویں دن اپنے خدا سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی زبان پر آخری کلمات یہ تھے۔ اے خدا مجھ کو اسلام پر موت دے اور نیکوں کی صف میں شامل کر دے۔ آپ نے وفات کے وقت یہ وصیّت کی تھی" جتنی رقم میں نے بیت المال سے لی ہے۔ وہ سب میری جائداد فروخت کرکے پوری کی جاوے۔ مجھے تین کپڑوں کا کفن پہنایا جاوے" لہذا آپ کی وصیّت کو پورا کیا گیا۔ اور آپ کی میّت کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے حجرہ شریف میں حضور علیہ السلام کے پہلو مبارک میں اس طرح دفن کیا گیا کہ کندھوں کے برابر آپ کا سر مبارک ہے...!

## نجم المدارس

کلاچی میں سالِ رواں کی پہلی ششماہہ میٹنگ ۳ صفر سنہ ۸۰ھ کو شام کے چھ بجے ہوئی۔ میٹنگ کی صدارت جناب مولانا عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ ہذا نے اراکین کمیٹی کے علاوہ چند اور معززین نے بھی خصوصی دعوت پر شرکت کی۔

۱۔ ششماہہ آمد وخرچ از جنوری سنہ ۶۰ء تا جون سنہ ۶۰ء جس کی تفصیلی پڑتال خلیفہ عبدالواحد صاحب لشکر خیل اور شیر علیخان شخی اراکین کمیٹی نے کی تھی سنائی گئی جس کی تصدیق کی گئی۔

۲۔ آمد غلّہ درج رجسٹر بابت سنہ ۶۰ء کی تفصیل بتلائی گئی جسے تسلی بخش قرار دیا گیا۔ اور اس سلسلہ میں للّٰہی سعی اور خدمت کرنے والے جناب ماسٹر صوفی غلام حسین صاحب گل امام حافظ غلام صدیق صاحب توران۔ حافظ عبدالواحد صاحب ٹانک محمد افضل خان علیسے خان اور عبدالمجید صاحب متعلم مدرسہ کے مساعی جمیلہ کا نہایت شکریہ ادا کیا گیا۔ اور اُن کے لئے اور ان کے ساتھ ان تمام بہی خواہان مدرسہ کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی گئی۔ جنہوں نے مقامی طور پر ان حضرات کے ساتھ ترغیب اور دلالت علی الخیر کا مخلصانہ تعاون فرمایا جزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء..

۳۔ مدرسین وکارکنان مدرسہ کے مشاہرات میں مناسب اور حسب گنجائش اضافہ منظور کیا گیا۔

۴۔ مدرسہ کے کثیر مخلصانہ خدمات کے اعتراف میں مندرجہ ذیل حضرات کا نام بھی مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لئے منظور کیا گیا۔

محترم صوفی محمد حسن صاحب بہادر خیل۔ ماسٹر غلام حسین صاحب گل امام۔ صوفی حق داد خان صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ مولوی گل محمد صاحب سکنہ ملنگ۔ مولانا احمد سعید صاحب درابن۔ محترم افضل خان علیسے خان۔ حافظ عبدالواحد ٹانک۔ مولوی غلام سرور صاحب گنڈی عاشق۔ اس کے علاوہ صاحب زادہ محمد ہارون صاحب۔ صوفی خدا بخش صاحب اور حاجی غلام حسین صاحب قانون گو کو بھی مجلس میں شامل کر لیا گیا۔ البتہ بیرونی حضرات کو ہر مجلس میں شرکت کرنا ضروری نہ ہو گا۔ صرف سالانہ میٹنگ میں ان کی شرکت ضروری ہو گی۔

## کرنل ناصر کا گراں قدر عطیہ

صدر مصر جمال عبدالناصر کا شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے عربی مدارس کے ساتھ رابطہ قائم کرتے ہوئے ان کو ہدیہ قرآن مجید پیش کیا۔ اور پاکستان کے چند دیگر مدارس کے ساتھ نجم المدارس کو بھی اس اعزاز سے نوازا۔ مجلس نے اس پر افسوس کیا کہ پاکستان کے اخبارات نے جہاں جمال عبدالناصر کے ہر حرکت و نقل کو جیسا کہ چاہئے جلی عنوانات سے شائع کیا۔ وہاں عرب ممالک کے اس ہیرو اور دنیا کی ممتاز شخصیت کے اس دینی اقدام کو اطلاع کی حیثیت تک میں شائع نہیں کیا۔

> گر عمل ہی نہیں تو پھر قرآن میں کیا رکھا ہے
> گو لاکھ اسے سینوں سے لگا رکھا ہے
> (اقبال)

## مخیّر حضرات کی خدمت میں دردمندانہ اپیل

فن تجوید وقرأت کی معیاری درس گاہ مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ رجسٹرڈ کچہری روڈ ملتان شہر جس کا مقصد قرآن مجید کی خدمت بسلسلہ حفظ و ناظرہ و تجوید وقرأت ہے۔ عرصہ چھ سال سے مصروف عمل ہے۔ اس وقت مدرسہ ہذا کافی مقروض ہو چکا ہے اور اب خطرہ ہے کہ خدانخواستہ یہ چشمہ بوجہ نہ ہونے فنڈ کے بند ہو جائے اہلِ خیر جلد از جلد متوجہ ہوں تاکہ یہ قرآنی فیض جاری رہے اور خداوند کریم اسے تاقیامت جاری رکھے۔ آمین

(مولانا) غلام قادر مہتمم مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ کچہری روڈ ملتان شہر:- ترسیل زر کا پتہ:-
میاں عبدالرؤف صاحب خزانچی مدرسہ ہذا و مالک حبیب تجارتخانہ کچہری روڈ ملتان

# بچوں کا صفحہ

## حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

برکت اللہ انجم (کوہاٹ)

پیارے بھائیو! کیا تم جانتے ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کون تھے۔ آیئے آج کی محفل میں آپ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے واقعاتِ زندگی سے رُوشناس کراؤں۔ اسلام لانے سے پہلے آپؓ کا نام عبدالکعبہ تھا۔ لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔ صدیق آپ کا لقب تھا اور ابو بکر آپ کی کنیت تھی۔ اسی لیے آپ ہمیشہ اسی نام سے پُکارے گئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام ابوقحافہ تھا۔ جو قریش عرب کے مشہور اور دولت مند خاندان میں سے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام اُمّ الخیر تھا۔ آپؓ کا سلسلۂ نسب چھٹی پُشت میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جا ملتا ہے۔ چونکہ آپ کے والد صاحب کا شمار قریش عرب کے مشہور سرداروں میں تھا، اس لئے آپ کی پرورش نہایت اچھے سلیقے سے ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار تجارت کا پیشہ کرتے تھے۔ اس لئے جب آپؓ نے ذرا ہوش سنبھالا تو آپ نے بھی تجارت شروع کی اور آخری دم تک اسی پیشہ کو سرانجام دیتے رہے۔ آپ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پُرانے رفیق اور بچپن کے ساتھی تھے۔ اور زمانۂ جاہلیت میں آپ اکثر حضور علیہ السّلام کی صُحبت میں رہتے۔ آپ کو شروع ہی سے بُت پرستی سے نفرت تھی۔ اس لئے کبھی بتوں کے سامنے نہیں جُھکے تھے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بھی آپ سے بے حد محبّت تھی۔

### قبولِ اسلام

جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نبوّت کا دعویٰ کیا تو اس وقت آپ بغرض تجارت یمن گئے ہوئے تھے۔ واپس آئے تو لوگوں نے آپ کو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آخری نبی ہونے کی خوشخبری سُنائی۔ آپ بے حد خوش ہوئے اور اسی وقت حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بغیر حیل و حجت آپ کے نبی ہونے کی تصدیق کی اور مشرّف باسلام ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے خوش ہو کر آپ کو صدّیق کا لقب عطا کیا۔ چنانچہ مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا۔ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ، لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زیدؓ بن حارثہ نے اسلام قبول کیا اور باطل سے توبہ کی۔

اسلام لانے کے بعد آپ نے اپنی ساری دولت اسلام کی خدمت میں پانی کی طرح بہا دی اور جب کبھی ایثار و قربانی کی ضرورت ہوئی، آپ ہمیشہ پیش پیش تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ گھر کا سب مال واسباب حضورؐ کی خدمت میں لا کر رکھ دیا۔ جب آپ نے دریافت فرمایا کہ گھر میں بھی کچھ چھوڑ آئے ہو تو عرض کیا مجھے اللہ اور اس کے رسول کے سوا کچھ نہیں چاہیئے۔ چنانچہ آپ ہی کی کوششوں سے حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد ابن وقاصؓ اور حضرت طلحہؓ جیسے نامور لوگ حلقۂ اسلام میں آئے۔ اسلام کی اشاعت میں جو تکالیف حضورؐ اور دیگر صحابۂ کرامؓ کو ہوئیں ان میں آپ برابر کے شریک تھے اور ان تکالیف کو مردانہ وار برداشت کرتے رہے تھے۔ البتہ آپؓ دُوسروں کی تکالیف نہ دیکھ سکتے تھے۔ حضرت بلالؓ اور عامر بن فہیرہؓ غلام تھے اور اسلام قبول کر چُکے تھے۔ اس جُرم میں ان کے مالک انہیں بہت ستاتے تھے۔ آپ نے زرِ فدیہ ادا کر کے انہیں آزاد کرایا۔ نبوّت کے تیرھویں سال جب حضور اکرمؐ نے ہجرت فرمائی تو آپ بھی ہمرکاب تھے۔ اور غارِ ثور میں تین دن تک رہ کر "یارِ غار" کا لقب حاصل کیا۔ تبلیغ دین اور جہاد کے موقعوں پر آپ ہمیشہ حضورؐ کے پہلو بہ پہلو رہے۔ جنگ بدر میں شاندار خدمات سرانجام دیں۔ غزوۂ احد میں جان نثاری کے بہترین جوہر دکھائے۔ غزوۂ خندق میں مدینے کی حفاظت پُورے انہماک کے ساتھ کی۔ سنہ ۱۰ھ میں جب حضورؐ آخری حج ادا کر کے واپس تشریف لائے تو اچانک بیمار ہو گئے اور مرض نے طول پکڑا اور جب آپؐ میں نماز پڑھانے کی طاقت نہ رہی تو آپؐ نے صدّیق اکبرؓ کو امام بنا کر آگے کھڑا کیا۔ چنانچہ آپ نے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حیات مُبارک میں کل سترہ نمازیں پڑھائیں اور حضورؐ کی وفات کے بعد آپ کو متفقہ طور پر خلیفہ مقرر کیا گیا۔ سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس کے بعد دُوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیعت کی۔ اس کے بعد آپؓ نے مسجد نبویؐ میں منبر پر چڑھ کر صحابہؓ کے سامنے ایک مختصر سی تقریر کی جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

"اے لوگو! میں آپ کا خلیفہ مقرّر کیا گیا ہوں۔ اس لئے اگر میں ٹھیک راستہ پر چلتا رہوں تو میرا ساتھ دینا اور اگر غلط راہ پر چلوں تو مجھے روک لینا اور جب تک میں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرنا اور اگر میں نافرمانی کرنے لگوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا۔"

حضورؐ نے اپنی حیات مبارک میں ایک لشکر اسامہ بن زیدؓ کی ماتحتی میں مرتب کیا تھا۔ جو جنگ موتہ کا انتقام لینے کے لئے بھیجا جانے والا تھا۔ یہ لشکر مدینہ سے باہر روانگی کے حکم کا منتظر تھا کہ حضورؐ نے وفات پائی اور یہ لشکر روک لیا گیا۔ بعد میں جب آپ نے خلافت کی باگ ڈور سنبھالی تو سب سے پہلے آپ نے لشکر اسامہ کی روانگی کا حکم دیا۔ جس نے بعض عرب قبائل جو بغاوت کرنے پر آمادہ تھے ان پر آپ کا رُعب طاری ہو گیا۔ یہ لشکر سنہ ۱۱ھ کی پہلی تاریخ کو مدینہ سے روانہ ہوُا۔ اس نے شام اور حجاز کے درمیانی علاقہ پر حملہ کر دیا اور دشمنانِ اسلام کو کچل کر رکھ دیا۔ حضورؐ کی وفات کے بعد بعض قبائل عرب نے زکوٰۃ کا انکار کر دیا تھا اور یہ افواہیں روز بروز (باقی صفحہ ۱۸ پر)

ایڈیٹر
عبدُ المنان
چوہان

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے

منظور شدہ
محکمہ جیل مغربی پاکستان

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C. ۳۰ ۲۷/ ۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء



فیروز سنز لمیٹڈ پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور سے شائع ہوا